SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, August 21, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty two minutes after 10 in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یایها الذین أمنوا لا تتخذوا بطانته من دونکم لایا لو نکم
خبالا ودوا ما عنتم قد بد ت البغضاء من افواهم وما
تخفی صدورهم اکبر قد بینا لکم الایت ان کنتم
تعقلونo ها نتم اولاء تحبونهم ولا یحبونکم و
تومنون بالکتب کله و اذا لقوکم قالوآ امنا واذ اخلوا
عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان
اللہ علیم بذات الصدور o

ترجمہ۔ مومنو! کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازدار نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں

تکلیف پہنچے ۔ ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے ۔ اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں ۔ دیکھو تم ایسے لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں (ان سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصے میں مر جاؤ۔ خدا تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔

RE: The American Missile Attack On Afghanistan And Sudan

جناب چیئرمین۔ جی مولانا فضل محمد صاحب point of order ۔ میرے خیال میں وہی سب کے ذہنوں میں ایک ہی point of order ہے۔ جی قاضی انور صاحب اگر اسی پر بات کرنی ہے تو مولانا فضل محمد صاحب کو بولنے دیں۔جی فرمائیے

Qazi Muhammad Anwar: I said it yesterday in this House. I said it in this House that it is not because of any lack of spirit in Pakistan , but there will be an air stirke in the neighbouring country Afghanistan and ....

جناب چیئرمین۔ جب آپ کی تقریر ہو گی تو پھر فرما دیجئیے گا۔جی مولانا فضل محمد صاحب۔ قاضی صاحب ، جب آپ کی تقریر ہو گی تو پھر آپ کیا بات کریں گے ۔ جب آپ کی باری آئے گی تب بات کیجئیے گا۔ مولانا صاحب کو بات کر لینے دیں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب مولانا صاحب سے پہلے میں کچھ عرض کروں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ، نہیں ، مولانا صاحب سے پہلے نہیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir I am not speaking, I am just pointing one thing out

کہ مولانا صاحب جو نکتہ اٹھائیں گے وہ بہت اہم ہے لیکن unfortunately نہ Minister of

یہاں پر موجود ہیں، نہ State for Foreign Affairs کا منسٹر یہاں پر موجود Foreign Affairs
ہے اور نہ ہی Super Foreign Minister جو امریکہ میں بیٹھے ہوئے ہیں شہباز شریف صاحب وہ
اس ہاؤس میں موجود ہیں۔ جناب ان کی بات کا اور ہماری بات کا یہاں پر جواب کون دے گا۔

جناب چیئرمین۔ فارن منسٹر صاحب کی آج صبح اعتزاز احسن صاحب سے بات ہوئی ہے

he has asked for time , he will be appearing in this House. In the mean time, Mr. Yasin Watto will be taking notes, the Foreign Minister will be making a statement....

میاں رضا ربانی - جناب لاءمنسٹر کا ہونا نہ ہونا اس مسئلہ میں immaterial ہے۔

Sir, where is the Minister of State?

Mr. Chairman: He will be coming, the Minister for Foreign Affairs..

Mian Raza Rabbani: When he will be coming?

Mr. Chairman: I don't know he will be coming today at about 11 O'clock or 11.30. He has already spoken to Mr. Aitzaz Ahsan, he will be coming.

(interruption)

Mr. Chairman: O.k. I have taken note of your point, please sit down.

جی مولانا فضل محمد صاحب۔ پلیز، پلیز، آپ لوگ بیٹھیں جی مولانا صاحب بات کریں۔ زاہد صاحب آپ بیٹھیئے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Maulana sahib has the floor please. Please ,please sit down. Zahid sahib please sit down. Please have some regard for this House, please have some regard for this House, Raza Sahib, please have some regard for this House, I beseech you, please sit down Raza sahib, I will not allow it, I will not allow it, please sit down, he has already spoken. Zahid sahib, I am sorry

آپ بالکل کوئی رولز کی پرواہ نہیں کرتے، I have to say it with regret. Please sit down ذمہ داری کا احساس آپ کو بھی Zahid sahib, have regard to the rules of the House. ہونا چاہیئے اور مجھے بھی۔ جی جناب مولانا صاحب۔

حافظ فضل محمد : جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ جمعہ کی مبارک رات میں جو حادثات اور واقعات پیش آئے ہیں ان کی اطلاع پوری دنیا کو تقریباً اسی رات ہوئی اور میرے خیال میں پوری دنیا میں کوئی ایسا مسلمان نہیں ہوگا کہ اس کا دل اس پر دکھتا نہیں ہوگا۔ جناب عالی! امریکہ اسامہ بن لادن کے بہانے سے ، اس کو ایک ایشو بناکر' بہانہ بناکر ، ایک عذر بناکر پورے عالم اسلام کے خلاف جس دہشت گردی' بربریت اور چنگیزیت کا مظاہرہ کر رہا ہے وہ پوری دنیا پر واضح ہے۔ یہ بات اب کھل کر پوری دنیا کے سامنے آگئی ہے اور پورے عالم اسلام کا ہر بچہ اب جانتا ہے کہ دنیا کا نمبر ون منافق امریکہ ہے۔ جہاں ان کے مفادات کو معمولی سا خطرہ ہو تو پھر دنیا جہاں کے دلائل ان کے پاس ہیں ، دنیا جہاں کی منطق ان کے پاس ہے ، دنیا جہاں کا فلسفہ اس کے پاس ہے اور ان کو بروئے کار لاکر اپنے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے چند سال پہلے جو واقعہ اور معاملہ پیش آیا تھا پوری دنیا نے دیکھ لیا تھا ۔ جو کچھ کشمیر میں ہوتا ہے ، بوسنیا میں ہوتا ہے، کوسوو میں ہوتا ہے یا الجزائر میں ہوتا ہے ، وہاں یہی امریکہ خاموش تماشائی بن کر تماشا دیکھتا ہے۔ جناب عالی! ہم بہت پہلے ہی سے کہا کرتے تھے کہ امریکہ عالم اسلام کا دشمن ہے ۔ وہ کسی ایک خطے کا ، کسی فرد کا یا کسی ایک تحریک کا دشمن نہیں ہے بلکہ پورے عالم اسلام کا بلا تمیز بدترین دشمن ہے۔ وہ ہماری ثقافت کا دشمن ہے' کلچر کا دشمن ہے۔ ہمارے مذہب کا دشمن ہے' ہمارے عقائد کا دشمن ہے' ہماری روایات کا دشمن ہے' ہماری جغرافیائی حدود کا دشمن ہے۔ اس کو یہ کب گوارہ ہے کہ تیل کے ذخائر ہمارے پاس ہوں ' معدنیات ہمارے پاس ہوں ' بہترین سرزمین ہمارے پاس ہو ' بندرگاہیں ہمارے پاس ہوں یعنی دنیا جہاں کے بہترین وسائل عالم اسلام کے پاس ہوں ' وہ یہ کب برداشت کرے گا ۔ اس لئے عالم اسلام کو کسی طریقے سے بدنام کرنے اور اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے لئے کہیں دور سے ایک بہانہ ڈھونڈ کر اس کے خلاف کارروائی کرتا ہے ۔ انتہائی ٹھنڈے دل سے اور انتہائی ہوش اور سوچ سے اگر ہم سوچیں گے تو امریکہ جو پوری دنیا میں اپنے آپ کو قانون کا پاسدار کہتا ہے' آئین اور قانون اور اخلاقیات کا پاسدار اپنے آپ کو کہتا ہے یہ تو بتائے کہ کل' پرسوں یا ایک ہفتہ پہلے اسکے ہاتھ جو ۲ ' ۳

بندے آئے ہیں جو اس نے پکڑے ہیں ، بقول ان کے یہ دہشت گرد ہیں ، کونسی عدالت میں، کس قانون کے تحت، کس وکیل کی وکالت میں، کس عدالت میں ان پر مقدمہ چلایا گیا ہے اور کس عدالت میں یہ جرم ثابت ہوگیا ہے کہ فلاں دہشت گرد نے یہ دہشت گردی اسامہ بن لادن جو افغانستان جیسے ایک انتہائی غریب ملک میں ، ایک دور دراز علاقے میں بیٹھے ہیں ، اس کے ایماء پر، اس کی تربیت پر، اس کے حکم پر یا اس کے آرڈر پر یہ کارروائی کی ہے۔ یہ جرم کس عدالت میں ثابت ہو ا ہے کہ وہ وہاں سے اسامہ بن لادن کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ یہ دنیا جہاں کا قانون ہے کہ جب تک جرم ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک ملزم کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں ہوسکتی ۔ نہ جیل آپ دے سکتے ہیں اور نہ مالی جرمانہ آپ کر سکتے ہیں اور نہ اس کو پھانسی پر لٹکا سکتے ہیں اور نہ کسی اورقسم کی سزا دے سکتے ہیں۔ جب تک وہ ملزم ، ملزم ہو، جب تک کہ وہ مجرم ثابت نہ ہو جائے۔ ابھی انہوں نے لوگوں کو پکڑا بھی نہیں ہے ۔ اسامہ بن لادن کے خلاف جو کارروائی کر رہے ہیں یہ پورے عالم اسلام کے خلاف ایک اعلان ہے، ایک وارننگ ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے۔

من از بیگانہ گان ہرگز نہ نالم
کہ باما ہرچہ کرد آں آشنا کرد

ہمیں دوسروں سے کوئی گلہ نہیں ہے ، ہمیں دوسروں سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔ ہمیں اگر شکایت ہے، اگر شکوہ ہے تو عالم اسلام کے نام نہاد حکمرانوں سے ہے جو بظاہر تو ہمارے ہیں ، خون پسینہ تو ہمارا چوسا جاتا ہے، پیسے تو ہمارے کھاتے ہیں، عیش و عشرت تو ہمارے غریب مسلم عوام کے خون پسینہ پر کرتے ہیں۔ پینے سے وہ لال پیلے ہوگئے ہیں لیکن اندر سے یہ امریکہ کے ایجنٹ ہیں۔ یہ یہود کے ایجنٹ ہیں، یہ ہنود کے ایجنٹ ہیں ، یہ کفار کے ایجنٹ ہیں، یہ مشرکین کے ایجنٹ ہیں۔ ہماری سرزمین پر ہمارے خون پسینے سے لال پیلے ہوتے ہیں لیکن کارروائی ان کے لئے کرتے ہیں۔ کام ان کے لئے کرتے ہیں، ایجنٹ ان کے ہوتے ہیں نمائندگی ان کی کرتے ہیں۔

جناب والا ! اخبارات اس کے گواہ ہیں ۔ آپ بتائیں کہ سی این این سے نواز شریف کا شکریہ کس بنیاد پر ادا کیا گیا ۔ یہ بتایا جائے جناب عالی ۔یہ" دی نیوز " میں بھی ہے کہ شہباز شریف جو پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہیں وہ وہاں جا کر کلنٹن کی گود میں ایک ہفتے سے بیٹھے ہیں۔ وہاں منصوبے بناتے ہیں۔ وہاں سے ہدایت ان کو دے دیتے ہیں۔ اجازت وہاں سے ان کو مل رہی ہے۔

یہ کس بنیاد پر ہے جناب عالی سب کے غدار آج کل کے عالم اسلام کے حکمران ہیں۔ یہی عالم اسلام کے غدار ہیں، یہی عوام کے غدار ہیں، یہی غریبوں کے غدار ہیں۔ یہاں کے مفلوک الحال مسلمانوں کے غدار ہیں۔ ہمارے جتنے مصائب ہیں، عالم اسلام کی جتنی مشکلات ہیں، جتنی تکلیفیں ہیں ان سب کی اصل بنیاد ہمارے ہی حکمران ہیں۔ جہاں بھی ہو پاکستان میں ہوں، عرب دنیا یا افریقہ میں ہوں، کہیں بھی ہوں، اصل میں ہمارے مسائل کی اصل جڑ یہ نام نہاد ایک مخصوص ٹولہ ہے جو پاکستان میں بھی پچاس سال سے حکمران چلا آرہا ہے۔ یہ جب بھی آتے ہیں ان کے مفادات کے لئے کام کرتے ہیں۔

جناب عالی! اس پر میں بہت خوش ہوں کہ امریکہ نے جو کچھ کیا۔ اس حوالے سے نہیں کہ ہمارے وہاں پر چند مسلمان شہید ہوگئے اور بے گناہ۔ میں بہت ہی وثوق سے اس معزز اور انتہائی باوقار ایوان میں اور ایک انتہائی ذمہ دار ایوان کے سامنے یہ کہتا ہوں کہ افغانستان میں ایک بھی وہ بندہ شہید نہیں ہوا جس کی تلاش میں وہ وہاں سے کروز میزائل یا وہاں سے طیارے اڑا کر یہاں پر آتے تھے۔ وہاں پر پندرہ، بالکل معصوم، عام شہری شہید ہوگئے ہیں۔ ان کے خون کا ذمہ دار ہم کلنٹن کو کہتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ خون کا بدلہ خون ہے۔ ایک دن وہ بھی آئے گا کہ جب آپ بھی پاش پاش ہو جائیں گے جیسے روس کا حشر ہوگیا۔ اسلام سے جو ٹکرائے گا وہ پاش پاش جائے گا۔

تاریخ اس پر گواہ ہے کہ عالم اسلام پر بغیر کسی جرم کے، بغیر کسی وجہ سے جب بھی ہاتھ ڈالا ہے تو ان کا حشر پوری دنیا کے سامنے ہے۔ تاریخ اس پر گواہ ہے۔ آج امریکہ نے اپنی تباہی کی بنیاد رکھ دی ہے۔ گزشتہ رات جو جمعہ کی مقدس رات تھی انہوں نے اپنی تباہی و بربادی کی بنیاد رکھ دی۔ یہ جو حملہ انہوں نے اسامہ بن لادن پر یا سوڈان میں جہاں پر ایک دوائی کی فیکٹری ہے اس میں بربریت کا مظاہرہ کیا اور وہاں پر میزائل چلائے ہیں۔ بہانہ یہ بناتے ہیں کہ اسامہ بن لادن یہاں پر بیٹھے ہیں، وہاں پر بم باری کرتے ہیں۔ اس جرم کی پاداش میں سوڈان کو سزا دے رہے ہیں کہ سوڈان میں بھی ان کی موجودگی کا کہا گیا ہے۔ وہ عالمی دنیا کا رب نہیں ہے، خالق اور مالک نہیں ہے، خدا نہیں ہے کہ ہم تمہارے سامنے سر جھکا دیں۔ ہم رب کائنات کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ اس مصنوعی خدائی کو چیلنج کر دیا ہے اس لئے ان کو سزا مل رہی ہے۔

قذافی پر جو کچھ ہو رہا تھا یہ آپ کے علم میں ہے کہ کتنے عرصے سے قذافی پر حملے ہو رہے ہیں کبھی ان کے گھر پر، کبھی ان کے دفتر پر، کبھی ان کے مکان پر، کبھی ان کے علاقے پر بمباری کرتے ہیں لیکن یہ عالم اسلام پورا کا پورا بالکل خاموش تماشائی بنا بیٹھا ہے - ایک بے غیرت حکمران نے اتنی جرأت بھی نہیں کی کہ امریکہ سے صرف شکوے کے طور پر کہے کہ قذافی کا کون سا جرم ہے کہ تم اس کے گھر پر بمباری کرتے ہو۔ فلسطین میں جو کچھ ہوتا ہے وہ پوری دنیا کے سامنے ہے۔ ہمیں یہ بتایا جائے، ہمارے حکمران آج ہی بتائیں کہ امریکہ نے یہ طیارے، یہ کروز میزائل کہاں سے داغے، کس ملک کی فضائی حدود کو استعمال کر کے داغے۔ ہمیں یہ خدشہ ہے کہ ہمارے پاکستان کی سرزمین کو ان ناپاک لوگوں نے استعمال کیا ہے اپنے ناپاک عزائم کے لئے۔ کتنی بےشرمی کی بات ہوگی خدانخواستہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ پاکستان نے امریکہ کو اپنی سرزمین کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے تو اس سے بدترین شرم کی کوئی بات نہیں ہے۔ بے غیرتی کی کوئی بات نہیں ہوگی۔ پھر اس حکمران کو ہم یہود کے ایجنٹ کہیں گے۔ ان کے نمائندے کہیں گے۔ ان کے تنخواہ خور کہیں گے۔

اگر یہ بات ثابت ہو جائے تو میں کہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمارے حکمران ہوش کے ناخن لیں۔ ہمیں کسی کی پرواہ نہیں۔ ہم خود ایٹمی طاقت ہیں۔ ہم ایٹمی پاور ہیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے راڈار کو جام کر دیا۔ ہمارے پاس بھی وہ آلات ہیں کہ ہم جام ہونے سے اپنے راڈار کو بچا سکتے ہیں۔ یہ بتا دیا جائے۔ یہ آج انتہائی اہم دن ہے اور اس ذمہ دار اجلاس میں ہمارے حکمران یہ بتا دیں۔ جناب عالی اس واقعہ سے اب امریکہ کی منافقت پوری دنیا پر کھل کے سامنے آگئی۔ اگر کلنٹن یہ دلیل دے سکتا ہے پوری دنیا کو کہ اسامہ کے اشاروں سے وہاں غیر مجرم اور معصوم لوگ مرے ہیں تو کلنٹن یہ بھی عالمی دنیا کو بتا دیں کہ وہ لوگ ان کی بمباری سے خوست کے دور دراز پہاڑوں میں شہید ہوگئے، کیا وہ مجرم ہیں؟ کیا وہ معصوم نہیں ہیں؟ کیا ان میں بچے نہیں ہیں؟ کیا اس میں عورتیں نہیں ہیں؟ کس جرم کی پاداش میں ان پر بمباری کر دی۔ ان کو شہید کر دیا۔ اگر ان کے پاس یہ دلیل ہے تو ہمارے پاس بھی دلیل ہے۔ جناب عالی آج ہمارے حکمران اپنی پوزیشن کو بالکل واضح کر دیں۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے، آزاد مملکت ہے، ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ خودانحصاری کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں - ہمارے پاس فوج ہے، ہمارے پاس ایٹم بم ہے تو پھر ہم کس بنیاد

پر امریکہ کے ساتھ اس طرح لیت و لعل سے کام لیتے ہیں جب کہ اخبارات سے ایسے پتہ چلتا ہے، اخبارات حالات ایسے بتاتے ہیں کہ ہمارے اندر سے بھی کچھ لوگ ملوث ہیں۔ کچھ اندر کے لوگ جو شکریے وغیرہ تحفے وغیرہ لیتے رہتے ہیں۔ شکریہ ادا کئے جاتے ہیں تو یہ

یہ بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے، جس کی پردہ داری ہے

بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ بشیر احمد مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ : ابھی جو واقعہ ہوا اس پر ہم جتنی بات کریں، جتنا افسوس کریں وہ بہت کم ہوگا۔ میں اس پر زیادہ وقت نہیں لیتا کہ یہ جو ہوا ہے یہ کس وجہ سے ہوا ہے - یہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے خود اس واقعہ کو invite کیا ہے اپنی طرف۔ جب افغانستان میں اس طرف سے پہلی دفعہ intervention ہوئی، جب افغانستان میں جہاد کا نعرہ دیا گیا تو یہاں پر ایک ڈکٹیٹر بیٹھا ہوا تھا - اس کا نام ضیاء الحق تھا۔ اس کی برسی آج بھی منائی جاتی ہے۔ اس میں اس ملک کے وزیراعظم بھی جا کر شرکت کرتے ہیں جو جمہوریت کے نمائندہ ہیں اور جمہوریت کو up hold کرنے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اس وقت جب اس افغانستان میں مداخلت ہوئی تو آپ کو جناب یاد ہوگا میں اس وقت بھی یہاں آپ کے سامنے موجود تھا - آپ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے - اس وقت بھی میں نے آپ سے کہا تھا کہ افغانستان کوئی چھوٹا سا ملک نہیں ہے - افغانستان کو قابو کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے جس طرح آپ کو نظر آتا ہے۔ اس کی جو repurcussion ہونگے وہ پاکستان

I said that the Government of Pakistan will rue the day if intervened in Afghanistan. Now that time has come, incidentally that I am still here and you are still on that Chair, that day has arrived and this country is ruing that intervention which , without any rhyme or reason it elected it to do in Afghanistan .

Now what happened sir, it was done because the same Americans, who

now we complain have trespassed Pakistan and sent their cruise missiles or their jet bombers to Afghanistan, because those people were filling the pockets of people in authority in this country as well as those who posed as Mujahids. Dollars from America moved the entire machinery of Pakistan. Pakistan lent itself to be the agent as well as the conduit for the proxy war that America was fighting against Russia in Afghanistan. We pointed this out a thousand times but nobody then heeded our warnings.

(اس مرحلہ پر پریذائیڈنگ آفیسر جناب محمد انور بھنڈر صاحب نے کرسی صدارت سنبھالی)

اب جیسے وہ کہتے ہیں کہ ابھی وہ مرحلہ آگیا ہے جو سچائی کا مرحلہ ہوتا ہے۔ آپ نے کیا کیا؟ آپ نے اوقات اور حالات کو بھول کر، اس چیز کو بھول کر کہ اس ملک کو آپ نے سنبھالنا ہے۔ یہاں پر ایک وفاقی ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے۔ یہاں لوگوں کے لئے ایک اچھی اور خوشحال زندگی کے سامان فراہم کرنا ہے۔ اس کو بھول کر آپ ایک فارن سپر پاور کے آلہ کار بن گئے اور افغانستان میں آپ نے intervention کی۔ وہاں سے کیا امپورٹ کیا؟ کلاشنکوف، ہیروئن اور fundamentalism جب آپ نے اتنی بڑی بڑی چیزیں import کیں تو اس کا کوئی شاخسانہ تو ہونا تھا۔ ابھی کیا ہوا، آپ کے جو دوست آپ کو افغانستان میں استعمال کر رہے تھے، وہاں پر ان سے الجھ پڑے ہیں۔ جن دوستوں کو آپ نے افغانستان میں بٹھایا ہے اور جن کو recognize کیا ہے اور جن کی خبریں "نوائے وقت" میں روزانہ آتی ہیں کہ فلاں سٹی کو انہوں نے فتح کیا، ان پر انہوں نے حملہ کیا۔ آپ کیا کر سکتے ہیں، آپ یہ کر سکتے ہیں کہ آپ کا بیچارہ پرائم منسٹر خاموش ہے، آپ کے دو وزراء خارجہ میں سے ایک بھی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے۔

They are scared to confront the Senators in this House because they have no policies. Sir, do you call such a fuss such a mis-management, such a fiasco, can you call it a policy? It is the lack, precisely of policy. I think no country, even having the smallest respect, can afford to have such a policy. We now are passing through a phase where we have demolished the foundations of our economy. We are also in the process of demolishing the foundations of the

federation and we are a country without any policy. We are just a drift on the high seas without any direction.

اور اس کا ثبوت کیا ہے۔ آپ کے دو وزراء صاحبان یہاں بیٹھے ہیں، ایک جو تھے وہ گندم کے expert تھے، FAO میں کام کرتے تھے۔ ان کی کیا qualification ہے۔ He was an employee of the FAO اور گندم کی اقسام دیکھتے تھے کہ کونسا بیج اچھا ہے۔

You have made him sit in the seat of the Foreign Minister.

کل انہوں نے خزانہ کی وزارت کو تباہ کر دیا، یہ کارٹون میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، اس گاڑی کو تباہ کرنے کے بعد، آپ نے ان کو دوسری گاڑی وزارت خارجہ کی دے دی۔ اچھا یہاں تو آپ نے ان کو بٹھا دیا ہے، خوشامد کے لئے بٹھایا ہے یا اس لئے بٹھایا ہے کہ یہاں آکر کہیں کہ دو billions اور -------- وہاں کس کو بھیجا ہے شہباز شریف صاحب جو اتفاق فاؤنڈری میں کام کرتے رہے ہیں جو steel بناتے رہے ہیں۔ آپ نے ان کو امریکہ میں بھیجا ہے کہ ان کے پاؤں پر پڑیں، شہباز شریف کا کیا acumen ہے

what is his calibre? The poorman, does he know anything about the foreign policy? ان کو آپ نے بھیجا ہے، کبھی شیخوں کے پاس بھیجتے ہیں، کبھی امریکہ، وہاں جاکر وہ اپنے----------نواز شریف یہاں ہیں اور یہاں پر زبردست اعلان کرتے ہیں، کھیتوں میں جا کر کسانوں سے کہتے ہیں کہ آپ کا نام ساتواں آگیا ہے۔ آپ کو پتا ہے ساتواں آپ کا نام درج ہو گیا ہے۔ وہاں جا کر واجپائی کے پاؤں پر پڑا۔ یہاں پر زبردست باتیں، تقریریں کر کے جا کر کولمبو میں اس سے ملا۔ and he just shooed him away اس کو کہا کہ میں تمہیں ٹھیک کر دوں گا، واپس بھیج دیا، اس میں کیا achieve کیا، ادھر بڑی باتیں کرتے ہیں ادھر جاکر پاؤں پر گر پڑتے ہیں۔ جناب میرا مدعا صرف یہ ہے جو odium جو خطرہ، جو بدنامی، جو بےعزتی ہم نے پاکستان پر اب inivite کی ہے وہ انہی کا کرا کرایا ہے If they had not elected to put their fingers in other pies, wrong fingers in wrong pies they would not have achieved this reward. اب یہ ہے کہ فارن پالیسی تو اس کا ایک پہلو ہے۔ جن حالات میں اب ملک گھرا ہوا ہے۔ میں President کی speech پر بھی اظہار خیال کروں گا مگر پنجاب کے میرے دوست یہاں بیٹھے ہیں۔ باہر بھی پنجاب کے لوگوں کو یہ اپیل کرتا ہوں کہ جن خطرات کے ساتھ ہم

ہیں، ان کا اس کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے اس بیچارے پرائم منسٹر کو He is confronted incapable of running this country, twice and thrice he has failed. اس کو ایک طرف کریں۔ اس کو sideline کریں۔ اس کو marginalize کریں، ایک آدمی جو sensible ہو جو اس principle کو جانتا ہو، یہ ملک principle پر بنا ہے۔ جب آپ نے پاکستان کی resolution پاس کی، آپ نے اس کو پڑھا ہو گا اس میں کیا ہے sovereign and independent state اس وقت یہ نقشہ تھا، چلیں اس کے بعد جب پاکستان آیا تو basic understanding آئین کی پہلی لائن میں لکھا ہے کہ Paksitan shall be a federal republic. President کی speech میرے پاس ہے ، ادھر میں نے لکیر کھینچی ہے۔ وفاق ، وفاق کیا ہے جو وفاق ہے ، وہ وفاق کو جانتا ہے، وفاق کی وجہ سے یہ State ہے۔ اگر وہ وفاق کو نہیں جانتا تو State نہیں چلے گی۔ اس نے ثابت کر دیا کہ اس چیز کی اس کو شد بد نہیں ہے، نہ وہ وفاق پر یقین رکھتا ہے بلکہ اس نے ان حلقوں کی بےعزتی کی ہے۔ پاکستان کی چار قومیتوں سے تین قومیت جو ہیں ان کی برابر کی insult ہے۔ کالا باغ ڈیم کے خلاف تمام ملک کھڑا ہوا ہے اور یہاں پر وزیر صاحب نے کہا، جن کا تعلق سیاست سے نہیں ہے۔ جو وکیل ہیں اور عدالتوں میں پھرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو کالا باغ کا حامی ہے وہ ملک کا غدار ہے۔ اس آدمی سے خدا کے لئے میرے پنجاب کے بھائی جلد سے جلد چھٹکارا پائیں۔ ایک سنجیدہ آدمی جو ادراک رکھتا ہو جو بیٹھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، جو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو ، اس کو ان لوگوں کے ساتھ بٹھائیں تاکہ ملک کی خرابی کا کوئی بندوبست کرے ۔ ورنہ پھر آپ اس سے بھی زیادہ خراب حالات میں گرے ہوں گے ۔ اس کا پھر لقمان حکیم بھی علاج نہیں کرسکتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی: مولانا فضل محمد صاحب نے جس واقعہ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے ہم اس سے متفق ہیں ۔ اور جو کچھ ابھی تقریر ہو رہی ہے ، آپ کو موقع ملے گا اس حکومت پر تنقید کرنے کا ، کرو ، لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر افغانستان کے مسئلے پر ہے، اسامہ بن لادن کے متعلق ۔ جو امریکہ نے کیا ہے انتہائی درندگی ہے بربریت ہے لیکن ابھی یہ کہہ دینا ، رات کا واقعہ ہے ، مولانا کا یہ کہنا کہ عالم اسلام نے اس کو condemn کرنا شروع کر دیا

ان کو موقع دو ان کے تاثرات سنو کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے اس کے خلاف بات نہیں کی بلکہ مطالبہ کرو، اپنی حکومت سے مطالبہ کرو کہ جو کچھ طالبان حکومت وہاں پر کر رہی ہے ، انہیں کہا ہے کہ ہمارا یہ مہمان ہے اس کا ہم تحفظ کریں گے۔ ہم اس کی تائید کریں اور ان کی مدد کریں۔ اس موقعہ پر OIC کی میٹنگ بلائی جائے ، پاکستان مطالبہ کرے OIC کی میٹنگ بلاکر کہ سب کو متنبع کرو کہ امریکہ کا یہ طرز عمل ہے ۔ اس کو condemn کرتے ہیں ہم باقاعدہ سیکورٹی کونسل کے اندر، یو این او کے اندر اور سب متفق ہیں ۔اس ظلم کے مقابلے میں پاکستان اس کے لئے محرک ہو اور ہم وزیراعظم سے توقع رکھتے ہیں --- آج تک جو آپ کی پالیسی رہی ہے وہاں افغانستان پر آپ صلح کی بات کرتے رہے ہیں --- اس موقع پر کیونکہ امریکہ نے زیادتی کی ہے ظلم کیا ہے کہ ایسے آدمی کو جو کہ ان کا مہمان ہے اس پر حملہ کرنا --- باقاعدہ اس کا مقدمہ پیش ہو جرم ثابت ہو ۔ اس سے پہلے تو یہ بربریت ہے یہ یواین او کے چارٹر کے خلاف ہے ۔ پاکستان کو چاہیے کہ یو این او کے اجلاس کا مطالبہ کرے ، اجلاس بلایا جائے اور OIC کا اجلاس طلب کرکے تمام مسلمان ممالک اس کو condemn کریں اور ہم تمام اس کی تائید میں کھڑے ہو جائیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : شکریہ جناب پریذائیڈنگ آفیسر صاحب گیارہ مئی کے سنگین واقعہ کے بعد یہ شاید دوسرا انتہائی سنگین ترین واقعہ ہے جس سے کہ پاکستان کا اپنا سیکورٹی کا مسئلہ بھی پیدا ہوا ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ گیارہ مئی کے واقعہ پر بھی سینٹ نے اپنا دوراندیشی اور سیاسی شعور کا مظاہرہ کرتے ہوئے اجلاس منعقد کیا تھا اور آج جب عالم اسلام پر یہ دہشت گردی کی گئی ہے تو آج بھی سینیٹ کا اجلاس جاری ہے ۔ شکر اللہ کا کہ کوئی ایک فورم مہیاء ہے کہ جہاں سے عوام کے جذبات کی نمائندگی ہوسکے اور قوم کو ہم اعتماد میں لے سکیں ۔ جناب چیئرمین اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہے کہ دہشت گردی کا مظاہرہ کسی نے بھی کیا ہو وہ قابل مذمت ہے ۔ جو American Diplomats کے اوپر ہوا وہ بھی قابل مذمت ہے لیکن ایک دہشت گردی دوسری دہشت گردی کی کارروائی کی توجیح نہیں بن سکتی ۔جو امریکہ نے کیا دہشت گردی کے علاوہ اس کو کوئی اور نام نہیں دیا جاسکتا ۔ نہ کسی قانون میں اس کی اجازت ہے ، نہ کوئی انٹرنیشنل فورم کسی لحاظ سے بھی دہشت گردی کا جو اقدام امریکہ نے کیا ہے اس کی اجازت

دیتا ہے ۔ جناب چیئرمین وہ مکمل طور پر counter -productive ہے completely counter-productive and it is by itself nothing but terrorism perpetrated by the State itself اور دوسری بات یہ ہے کہ جو خود دہشت گردوں کی سرپرستی ہمیشہ کرتے رہے ہیں امریکی حکومت والے۔ جب بھی ان کے مفادات ہوتے ہیں تو ہر طور پر ٹریننگ بھی دیتے ہیں اسلحہ بھی دیتے ہیں، پیسہ بھی دیتے ہیں، ان کو ہر طرح کی مراعات بھی دیتے ہیں۔ امریکہ کا تو یہی رول رہا ہے۔ میں تو امریکہ کو اس دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ملک قرار دیتا ہوں۔ اس نے کیا نہیں کیا ۔ میرے شہر کراچی کے دہشت گردوں کی سرپرستی بھی امریکہ کرتا رہا ہے۔ امریکی کونسل جنرل کراچی میں رات کو ہر ہفتے دو دو تین تین بار 1988-89-90 میں جاتا رہا ہے ۔ کونسل جنرل دہشت گردوں کیلیے 1993 کے الیکشن کے بعد بضد تھا کہ کسی صورت سے کراچی کے دہشت گردوں کو بھی حکومت میں شامل کیا جائے۔ امریکہ نے کھلم کھلا ہمیشہ دہشت گردی کی سرپرستی ہے۔ جب میرے ملک کے مفادات کے خلاف اگر انہیں استعمال کرنا ہو تو امریکہ انہیں سرپرستی دیتا ہے۔ جناب چیئرمین! چار چار سو ، پانچ پانچ سو ویزہ ایک وقت میں ان دہشت گردوں کو دیتے ہیں کہ آؤ اگر تمہارے خلاف یہاں پر کارروائی ملک میں ہو رہی ہے تو ہم تمہیں اپنے ملک میں پناہ دیں گے

The sanctuary of the terrorists is America itself, instead of saying that Pakistan is allowing the sanctuary. No, sir, I charge the US Government with full sense of responsibility that the sanctuary of the terrorists is Washington by itself and I can prove it at any international forum. U.S. have been using terrorism, U.S. have been promoting terrorism, U.S. have been indulging in terrorism whenever it suits their aims and designs and interests. U.S. is destroying my country. Pakistan has already paid incalculable price for the Afghan issue. Pakistan was used as the front line state. Sir, it is high time that we adopt a policy in the interest of my own country and not in the interest of any other countries. No matter how important that country may be, no country other than Pakistan is more important than Pakistan itself. Sir, it is high time. There is another matter

of grave concern. We were all wondering why Mr. Shahbaz Sharif is sitting in Washington. Sir, we want to know from Nawaz Sharif Sahib the Prime Minister, for God's sake, why did you allow Shahbaz Sharif to go there? Now we know why was he there? To allow full facilities, passage and support in the act of terrorism to the American forces who had struck last night in Afghanistan. That is why, because on these sensitive and crucial issues Nawaz Sharif could not depend or rely upon even on his Foreign Minister. So he had sent his blood brother to ensure that the covert support and coopration of Pakistan with America on this mission to strike in Afghanistan is not divulged or leaked out through any channel. So he used his own brother who is still sitting in America. Sir, this is a most shameful act. How can Pakistan be allowed covertly or overtly in any such strike? It is an unthinkable thing that Pakistan is exposed to such a danger. No, sir, we are united in that. We are against terrorism, we will condemn terrorism in all forms, we should curb terrorism and my complaint is that the present Government is not making enough efforts to curb terrorism inside Pakistan. We should oppose terrorism anywhere in the world and we should curb and make life of the terrorists so miserable in Pakistan that they should not find it possible to survive here. Sir, under no circumstances we should allow to be involved in any kind of terrorist activities. Thank you sir.

Mr.Presiding Officer: Mr. Qazi Anwer.

قاضی محمد انور : جناب اس issue پر دو باتیں ہیں۔ ایک ہے ہماری sovereignty پاکستان ایک خود مختار ملک ہے اور اسی طرح افغانستان بھی۔ جو واقعہ ہوا ہے اس کا علم اگر ہمیں کل تھا کہ ایسا ہونے والا ہے تو ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ حکومت کو کیوں نہیں تھا۔ میں نے کل سینٹ میں یہ کہا تھا کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے اور یہ انخلا اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ ہمارے

پڑوسی ملک میں air strike کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے جو جذبات مشتعل ہوں گے، اس سے جو apprehensions ہونگے: اس وجہ سے ان امریکنز کو یہاں سے نکالا گیا ہے۔ جناب جو رپورٹس میں اور بی بی سی کی رپورٹ کہ neighbouring country سے cruise missile داغے گئے ہیں۔ یہ تو نہیں بتایا گیا کہ کون سا neighbouring country ہے، بدقسمتی سے ہم بھی neighbour ہیں، اس بیریکٹ میں آتے ہیں۔ neighbouring country میں ازبکستان بھی ہے، تاجکستان بھی ہے، ایران بھی ہے اور پاکستان بھی ہے۔ آج صبح کی بی بی سی کی جو رپورٹ میں نے سنی اس میں یہ تھا کہ the basis of a neighbouring country were used, though they did not name any country, they did not say Pakistan or any other country. It needs now.

ٹائم آ گیا ہے کم از کم اس بات کی تردید کی جائے کہ پاکستان کی سرزمین استعمال نہیں ہوئی ہے۔ اس نے confusion پیدا کر دیا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارا electronic media پرویز رشید صاحب کے کنٹرول میں ہے ایک سینیٹر کے اور اس سے اس میں کوئی بات، کوئی خبر ہو، نہیں دی جا سکتی جو سچ ہو ماسوائے اس جھوٹ کے جو حکمران چاہتے ہیں اور وہ حکمرانوں کا gazettier ہے۔ عجیب سی بات ہے کہ جب کوئی متنازع بات ہو تو خود چیئرمین electronic media کا بیان دیتا ہے کہ وہ لوگ جو کالاباغ ڈیم کے خلاف ہیں وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔ تو تین صوبے تو اس نے دشمن کر دیئے ہیں and he is the Chairman of the PTV میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب کہ پاکستان کا ٹی وی بتاتا نہیں ہے۔ لوگ اس واقعہ کی آج صبح سے خبر سننے کے لئے بے چین ہیں۔ ہماری مشکل یہ تھی کہ ہم یہاں تھے۔ صبح ٹیلی فون کیا پتہ لگا کہ لائن لگی ہوئی ہے۔ عاقل شاہ صاحب نے بھی فون کیا کہ جی لائن لگی ہوئی ہے طورخم پر vehicles کی people are coming from Afghanistan. Sir, please take a note of it میں تو اپنے بچوں کی خیریت معلوم کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے ٹیلی فون کیا کہ خیریت پتہ کروں۔ انہوں نے کہا خیریت ہے لیکن جو بات مجھے میری wife نے بتائی وہ یہ تھی کہ طورخم بارڈر پر بیشمار ٹریفک ہے۔ لوگ افغانستان سے آ رہے ہیں۔ جناب وہ ہمارے بھائی ہیں please check it کہ اس میں اور terrorists نہ آ جائیں۔ کوئی سسٹم قائم کریں۔ میں نہیں کہتا کہ وہاں کا دکھی بھائی ادھر نہ آئے، اس کا علاج نہ ہو۔ کسی کا بازو کٹ گیا ہو اسے ہاسپیٹل مہیا کی جائے but please check it ان کو یہ کہیں کہ یہ انتظام کر دیں کم از کم یہ نہ ہو کہ ایک نیا terrorism یہاں شروع ہو جائے۔

پہلے ہی یہاں افغان مہاجرین کی وجہ سے جو law and order situation ہے اس میں with due respect to refugees جو افغان بھائی ہیں ہمارے کچھ ہمدرد بھی ہیں لیکن یہاں جو law and order situation ہے اس میں hard assasins اکثر افغان مہاجرین ہوتے ہیں ۔ جناب اب ایک خدشہ یہ ہے کہ ان refugees میں مزید terrorists نہ آ جائیں تو یہ حکومت کو آپ کی وساطت سے کہنا ہے کہ please have a check بارڈر کو close کر دیں اور صرف ان لوگوں کو آنے دیں جو میڈیکل facilities کے لئے آ رہے ہوں۔ ان کو بے شک آنے دیں جن کو یہاں hospital چاہئے، جن کو کوئی دوائی چاہئے لیکن باقی بارڈرز کو close کریں۔ افغان بارڈر کو وقتی طور پر ضرور close کریں there is an inflow since last evening کہ لوگ وہاں سے آ رہے ہیں اور یہاں انہوں نے روکے ہوئے ہیں افغان بارڈر پر because they are not allowing people to come in.

دوسری جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب وزیر اعظم صاحب نے دھماکہ کیا تو اس دن انہوں نے کہا کہ کلنٹن نے مجھ سے تین دفعہ ٹیلی فون پر بات کی reaction یہ ہوا کہ کلنٹن نے بات کرنا بند کر دیا۔ اس کے بعد کئی دفعہ یہ بات کرنا چاہتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ نہیں جی he is not available, he can't talk to you, you can't talk even to the Secretary. This is on record. آج اخباروں میں آیا ہے کہ کل کلنٹن نے پھر بات کی ہے وزیر اعظم صاحب سے، اس سے شک پیدا ہو گیا ہے۔ یہ آج کے اخبارات میں ہے پتہ نہیں سچ ہے یا جھوٹ ہے جب تک یہ نہ کہیں آج کے تمام اخبارات میں یہ ہے کہ کلنٹن نے کل ٹونی بلیئر اور اپنے دوسرے حلیف میاں محمد نواز شریف سے بھی بات کی ہے تو میاں محمد نواز شریف سے کی گئی بات کیا تھی؟ کیا اس بات کا تعلق اس strike سے نہیں تھا یہ نہیں تھا کہ ان سے وہ O.K. کرانا چاہتے تھے because sir, strike کون سے پوائنٹ پر ہوئے ہیں، جلال آباد ہوا ہے جناب۔ 6 points افغانستان میں ہوئے ہیں اور ایک point سوڈان میں strike ہوا ہے۔ سوڈان میں انہوں نے ایک فرم پر حملہ کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں chemical weapons بنتے تھے۔ یہاں پر انہوں نے 6 points کیئے ہیں and three points therein they are close to Peshawar. یہ جناب تورخم بارڈر کے قریب ہیں۔ جن میں سے ایک جلال آباد ہے which was کل یہ بلکہ said to be the head quarter. I knew it personally that he had already been

کے اخباروں میں آچکا تھا کہ اسامہ وہاں سے منتقل ہوچکا ہے، کیونکہ یہ پاکستان کے اخباروں میں تھا۔ کل کے پاکستانی اخباروں میں تھا کہ وہ اس ہیڈکوارٹر سے کم از کم منتقل ہوگیا تھا۔ رات جو ہوئی ہے air strike, cruise missile اس سے بے گناہ لوگ مارے گئے ہیں۔ ان مرنے والوں میں 15 پاکستانی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ وہ جہاد کے لئے گئے تھے یا تجارت کے لئے گئے تھے۔ مرنے والوں میں 15 پاکستانی ہیں۔ 15 میرے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہوسکتا ہے ٹورسٹ ہوں، ہوسکتا ہے علاقہ دیکھنے گئے ہوں، situation دیکھنے گئے ہوں۔ 15 پاکستانی مرگئے ہیں۔ ہوسکتا ہے وہ terrorist ہوں، وہ جو بھی ہوں، جہاد کر رہے تھے طالبان کی طرف سے کر رہے تھے، ملا ربانی کی طرف سے کر رہے تھے۔ لیکن مجھے اب یہ نہیں سمجھ آتی کہ ملا ربانی جہاد کرتا ہے یا طالبان جہاد کرتے ہیں، احمد شاہ مسعود جہاد کرتا ہے یا دوسرے جہاد کرتے ہیں، یہ سب کلمہ گو ہیں سارے مسلمان ہیں۔ ان کا کلمہ، ان کا جہاد .that jihad is coming this side also اب جو صورتحال ہے اس کی difficulty یہ ہے کہ پاکستان ایسی situation میں ہے کہ you can't isolate the entire region from this incident. آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ پر اثر نہیں ہوتا۔ جناب وہاں پر جو بھی event ہوتی ہے، افغانستان میں جو بھی event ہو وہاں ہسپتال بند ہیں، وہاں سے NGOs کو نکال دیا گیا ہے۔ وہاں جو first aid تھی وہ بھی ختم ہوگئی ہے۔ کسی کے سر میں بھی درد ہوتو وہ پشاور آئے گا۔ .There is no other place for them اس لئے ہمارے لئے socio economic problem پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو آپ کی خودمختاری ہے، وہ پتا نہیں ہے بھی یا نہیں ہے، لیکن یہ جو situation ہے، please take and ask somebody to make a categorical statement on this situation that whether we were in no office and if so, whether this has happened with our prior approval and if not, have we taken any measure for the post operation جو اس کے ہوں گے۔ شہباز شریف کے بارے میں مسٹر صاحب تو یہ کہہ چکے ہیں، اس لئے میں یہ repeat نہیں کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب اعتراز احسن صاحب۔

چوہدری اعتراز احسن: جناب اگر یہ ایک دفعہ پتہ فرمالیں کہ وزیر صاحب آئیں گے یا نہیں۔ اگر آئیں گے تو کب تک آئیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چیئرمین صاحب نے فرمایا تھا کہ ساڑھے گیارہ بجے وہ آئیں گے۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب مجھے وزیر خارجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ دس بجے وہ تشریف لے آئیں گے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: وہ سوئے ہوں گے، خیر ہے کوئی بات نہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: اچھا وہ سو رہے ہیں تو علیحدہ بات ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ ذرا پتہ فرمالیں کہ وہ کس وقت آ رہے ہیں، کیونکہ چیئرمین صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ساڑھے گیارہ بجے آئیں گے۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! اگر انہوں نے آکر لکھی ہوئی statement پڑھنی ہے تو پھر وہ زحمت نہ کریں ہاؤس میں آنے کی۔ یہاں پر سیر حاصل بحث ہوئی ہے، وہ یہاں پر موجود ہی نہیں ہیں، ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ یہاں پر ہاؤس کے کیا احساسات ہیں، کیا سوالات یہاں پر سینیٹرز نے اٹھائے ہیں، پی ٹی وی کا مائکروفون یہاں پر لگا ہوا ہے، ہونا یہی ہے کہ وہ آئیں گے اور فارن آفس کی written statement ہوگی وہ کھولیں اور اس کو پڑھیں، اللہ اللہ خیر صلہ اور وہی ساری کی ساری ٹی وی پر آجائے گی۔ جو ہاؤس کے احساسات ہیں، جو پاکستان کے عوام کے احساسات ہیں اس کا نہ انہوں نے جواب دینا ہے نہ اس پر انہوں نے کوئی بات کرنی ہے تو اگر انہوں نے ایک written statement پڑھنی ہے تو پھر آپ مہربانی سے ان کو کہیں کہ فارن آفس کے اندر بیٹھیں اور وہاں پر پریس کانفرنس کریں اور وہاں پر پڑھیں۔ ہم ان کی بات نہیں سنیں گے اگر وہ یہاں پر صرف لکھی ہوئی statement پڑھنے کے لئے آئیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Mian Sahib, please convey him the sense of the House.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Please Leader of the Opposition.

I have given the floor to the Leader of the ۔ ذرا تشریف رکھیں ، آپ تشریف رکھیں
Opposition. Leader of the Opposition now.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بہت سے ساتھی اپنی آراء کا اظہار کرنا چاہتے ہیں لیکن اس وقت یہی مناسب لگتا ہے کہ جب تک وزیر خارجہ صاحب نہیں آ جاتے اور بیٹھ کر نہیں سنتے اور اٹھائے گئے سب نکات کا جواب نہیں دیتے۔ اس وقت تک یعنی دس پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کو معطل کر دیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, we should adjourn the House till such time as the Foreign Minister is not here. It is pointless carrying on the proceedings.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, I am requesting you to do what the Leader of the Opposition has said that kindly adjourn the House till such time as one of the Foreign Ministers comes. This Government has three Foreign Ministers, one is the Supra Foreign Minister who is sitting in Washington, the other is the Foreign Minister whom we don't know where he is, the second is the Minister of State , again we don't know where he is. So why don't you adjourn the House.

Sir, I would kindly request you please adjourn the House for 10 minutes, 15 minutes till such time he can come in and make a categorical statement at least that when the Foreign Minister is coming sir, honourable Senators have spoken , they have spoken their mind out . They have raised some pertinent potential questions of national security, like the question just now raised by Qazi Sahib about the inflow of people coming in. Basic questions raised by Hafiz Sahib on what the position is of Pakistan on this, whether the Government knew about it , they don't know about it, all of these questions and we have to make our

submissions about the question, about the Chief Minister of Punjab conducting foreign policy. I have a great deal of respect for the honourable Minister for Parliamentary Affairs, he may be taking notes but transferring of notes is something else, where is the Minister? He is responsible to this House. He is answerable to this House. This is the only House in session at such an important time. Kindly, I beseech you for the dignity of this House. for maintaining the decorum of this House, let the concerned Minister be present in the House, then let this debate proceed.

Kindly do what has been asked by Leader of the Opposition, adjourn the House for 10 to 15 minutes, let the Minister make a categorical statement when he is coming, when he comes, we will sit down and we will start all over again but it is pointless to make a statement here and then he comes in and makes a statement which has probably been written by one of the 'Baboos' sitting in the Foreign Office and that will be considered as the Government's point of view and that will be the end of the debate. Please don't make this House into a mockery, for God's sake I beseech you kindly adjourn this House.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Where is the Foreign Minister?

Mr. Presiding Officer: Please take your seats.

رضا ربانی صاحب آپ نے جو فرمایا میں اس کا جواب دینا چاہتا تھا ۔ اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔ کیا آپ نے تقریر فرما لی ہے؟ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ چیئرمین صاحب نے کہا تھا کہ فارن منسٹر صاحب ساڑھے گیارہ بجے آئیں گے۔ زاہد صاحب آپ بات کو مکمل سن لیا کریں پھر بات کیا کریں۔ میں وزیر پارلیمانی امور سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ ساڑھے گیارہ بجے وہ تشریف لے آئیں گے ۔ In the meantime ایک تقریر صرف جاوید عباسی صاحب کی ہو گی۔ وہ تشریف لے

آئیں گے تو باقی تقریریں ان کی موجودگی میں ہوں گی۔ بجائے اس بات کے کہ ہم ہاؤس کو دس پندرہ منٹ کے لئے adjourn کریں ، ایک تقریر ہو جائے۔ Please make it sure that he comes at 11.30 a.m.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! میں ایک عرض کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت بھی میری اطلاع کے مطابق وزیر خارجہ اور راجہ ظفرالحق صاحب پرائم منسٹر صاحب کے پاس میٹنگ میں ہیں اور اسی مسئلے پر میٹنگ ہو رہی ہے ۔ میں جا کے ابھی رابطہ کرتا ہوں۔ وزیر خارجہ نے لیڈر آف دی اپوزیشن کے ساتھ بھی رابطہ کیا تھا اور انہوں نے ان کو بتایا تھا کہ مجھے کچھ دیر لگ سکتی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ نوٹ دیکھ لیں ، ہر ایک سپیکر جو کچھ بھی بولا ہے 'میں نے ان کے نوٹ مکمل طور پر لئے ہیں۔ اب اس وقت اگر ہمارے فاضل دوست حزب اختلاف کی طرف سے تقریریں نہیں کرنا چاہتے تو ہماری طرف سے تقریریں ہو جائیں گی۔ بجائے اس کے کہ آپ ہاؤس کو adjourn کر دیں ہاؤس کی کارروائی جاری رہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! آپ ابھی جا کر ان سے پتہ کریں کہ ساڑھے گیارہ بجے تشریف لے آئیں اور آ کر statement دیں۔ جی حاجی جاوید اقبال عباسی۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: ان کو بٹھائیں جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شیخ رفیق احمد صاحب۔

Shaikh Rafique Ahmed: I think that the Prime Minister and the Foreign Minister are sitting for the last four hours and are waiting for a call from the President of United States Mr. Clinton. Probably the call would never come.

Mr. Presiding Officer: Yes, Mr. Javed Iqbal Abbasi.

حاجی جاوید اقبال عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس اہم ایشو پر مجھے بولنے کا موقع دیا۔ امریکہ نے اس وقت جو دو اسلامی مملکتوں پر حملہ کیا یہ پورے عالم اسلام کے لئے تشویش کا مسئلہ ہے ۔ میں اپنی حکومت سے اور وزیراعظم پاکستان سے یہ درخواست کروں گا کہ فوری طور پر تمام اسلامی مملکتوں کے سربراہوں کے ساتھ رابطہ

کر کے فی الفور اسلامی کانفرنس بلائی جائے امریکہ نے جو بدمعاشی پیدا کر رکھی ہے اس سے یہ خطرہ ہے کہ آج اگر افغانستان پر حملہ ہوا ہے تو کل شاید وہ پاکستان پر بھی حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہوں۔ جناب مجھے بات تو کرنے دیں ۔ آپ بہت بڑے پارلیمنٹیرین بنتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جاوید اقبال عباسی صاحب please address the Chair

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جاوید اقبال عباسی صاحب ادھر بات کریں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت موجودہ حالات میں جیسا کہ جناب اعتراز احسن صاحب نے یا رضا ربانی صاحب نے کہا کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جب گیارہ مئی کو انڈیا نے دھماکے کئے تو یہ ہاؤس سینٹ کا جاری تھا اور آج جب کہ امریکہ نے دو اسلامی ملکوں پر حملہ کیا تو یہ سینٹ کا اجلاس جاری ہے۔ یہ اللہ کی مہربانی ہے اور ہمیں یکجا ہو کر ایک ایسی پالیسی اور ایک ایسی قرارداد پاس کرنی چاہیے --- یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ دنیا میں کسی وقت انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ جس طرح رشیا ٹوٹا ہے

(اس موقع پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا)

حاجی جاوید اقبال عباسی: اسی طرح امریکہ بھی پاش پاش ہو گا اگر اللہ نے چاہا۔ ایک شخص کے پیچھے امریکہ اتنا بڑا risk لے رہا ہے اور اسامہ بن لادن کے لئے تو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ اس نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۔ یہ اس کا پکا ایمان ہے اور یہ مسلمان کی نشانی ہے۔ جناب والا ! وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف واحد ایک شخصیت ہیں جو پاکستان کی قیادت کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ اور ان کی یہ خواہش ہے ، وہ چاہتے ہیں کہ یہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو جس کا جیتا جاگتا ثبوت یہ ہے کہ ۲۸ مئی کو انہوں نے ایٹمی دھماکے کر دئیے ۔ تو جناب چیئرمین ! کل یہ کہہ رہے تھے کہ یہ سب افواہیں تھیں کہ ہمارے سابقہ وزیر اعظم کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ وہ پاکستان کو بہت بڑی امداد دے گا ، جب وہ وزیراعظم تھیں اور کل یہاں یہ بات چلائی گئی کہ کلنٹن ---

Mr. Presiding Officer: Just a minute, please take you seat.

لاہنسٹر صاحب ! اپوزیشن واک آؤٹ کرگئی ہے ۔ انہوں نے کوئی statement تو نہیں دیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے موقف کی وجہ سے چلے گئے ہیں کہ وزیر خارجہ موجود نہیں ہیں تو روایت کے مطابق آپ تشریف لے جائیں اور ان سے کہیں کہ وہ تشریف لائیں ۔ ہاؤس کی کارروائی میں حصہ لیں۔Yes please

حاجی جاوید اقبال عباسی : تو جناب چیئرمین ! میرا کہنے کا یہ مقصد ہے کہ پاکستان اس وقت اسلامی ملکوں میں ایٹمی طاقت بن چکا ہے۔ ساری دنیا اس وقت پاکستان کو اسلام کا قلعہ کہتی ہے اور آج صبح میں نے خبر پڑھی کہ صدر پاکستان اور وزیر اعظم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ پاکستان کے اندر نفاذ اسلام کا وہ بہت جلد اعلان کرنے والے ہیں ۔

اس وقت اللہ کے فضل و کرم سے اسلامی ملک پاکستان کے ساتھ ہیں اور پاکستان کی ایٹمی قوت تمام اسلامی ملکوں کے لئے انشاء اللہ کار آمد ثابت ہو گی ۔ دوسرا ہمارے پاس تیل بھی بہت زیادہ ہے ۔ اگر تمام اسلامی ممالک ایک ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت اللہ کے فضل سے مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی امریکہ کیا چیز ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اللہ کی طرف رجوع کریں تو انڈیا تو کیا دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

ہمارا بہترین دوست چائنا اس وقت ہمارے ساتھ ہے ۔ یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ پاکستان اکیلا امریکہ سے ٹکر لے سکتا ہے لیکن تمام اسلامی ملکوں کو یکجا ہو کر اس کو منہ توڑ جواب دینا چاہیے ۔ آپ دیکھیں کہ عراق کے اندر امریکہ نے کیا کیا اور اسرائیل نے فلسطین کے اندر کیا کیا لیکن امریکہ نے کبھی بھی یہ نہیں سوچا۔

مقبوضہ کشمیر کے اندر آپ دیکھ لیں کہ 1947 میں جو قرار داد پاس ہوئی ابھی تک جب بھی مسئلہ سامنے آتا ہے تو امریکہ اس پر اعتراض کر دیتا ہے ۔ ہمارا دوست چین اور تمام اسلامی ملک مل کر امریکہ کو منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں ۔ لیبیا کا اس نے کیا بگاڑ لیا اور عراق کا کیا کر لیا ۔ عراق پر اقتصادی پابندیاں ہیں ۔ انڈیا نے پہلے دھماکے کئے اس پر پابندیاں نہیں پاکستان کے دھماکہ کرنے سے پہلے انہوں نے کہا کہ ہم اس پر پابندیاں لگائیں گے۔

اس وقت تمام یورپین ممالک اور کافر طاقتیں یکجا ہو چکی ہیں ۔ وہ اسلام، پاکستان اور اسلامی دنیا کو مٹانے کے لئے ایک ہو گئی ہیں لیکن اللہ کے فضل سے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں

اگر ہم نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا ۔ جس طرح میں نے آج کے اخبار میں پڑھا ہے کہ صدر اور وزیراعظم پاکستان ملک کے اندر نفاذ اسلام کا اعلان کرنے والے ہیں تو تمام کافر طاقتیں بے شک ایک ہو جائیں ۔ ایٹمی توانائی ہمارے پاس ہے ، تیل ہمارے پاس ہے ' انشاء اللہ دنیا کے کسی کافر ملک سے ہمیں امداد لینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سب سے بڑی طاقت خداوند تعالیٰ کی ہے ۔ وہ اگر ہماری مدد کرے تو انشاء اللہ دنیا کی کوئی بھی طاقت ہمارے ساتھ ٹکرائے گی تو پاش پاش ہو جائے گی ۔

میں اس فلور پر حکومت پاکستان کو یہ ضرور کہوں گا کہ سخت سے سخت اقدام کریں اور اسلامی ملکوں پر جو حملے ہوئے ہیں ہم اس پر شدید احتجاج کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام اسلامی ملکوں کی کانفرنس بلا کر اس پر احتجاج کریں اور امریکہ کو منہ توڑ جواب دینے کے لئے کوشش کریں ۔ بہت بہت شکریہ ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : مسٹر محمد طاہر بزنجو ۔

جناب محمد طاہر بزنجو : شکریہ جناب ! جوش خطابت میں آکر ہم بہت کچھ کہتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ نے سوڈان اور افغانستان پر کیوں حملہ کیا ۔ کیا یہ محض رد عمل تھا ان دھماکوں کا جو کینیا اور تنزانیہ میں کئے گئے ۔ امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن صاحب خود کہتے ہیں کہ یہ کارروائی محض کینیا اور تنزانیہ میں سفارت خانوں پر دھماکوں کا رد عمل نہیں ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ ۔یہ پھر کیا ہے ؟ اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟ میری رائے میں جناب چیئرمین ! افغانستان پر جو حملہ کیا گیا اس سے امریکہ ایک تو ایران کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ ذرا آرام سے رہے ۔ وہ آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ ایران بھی افغانستان میں خصوصاً مزار شریف پر طالبان کے قبضہ کرنے کے بعد ، ہم سب جانتے ہیں کہ خوش نہیں ہے ۔اسی طرح سنٹرل ایشین states ہیں۔ افغانستان پر طالبان کے قبضے کے بعد یہ ریاستیں بھی کافی خوف زدہ ہیں تو اس طرح امریکہ ایک طرف ایران کو تنبیہہ کرنا چاہتا ہے تو دوسری طرف وہ سنٹرل ایشین ریاستوں کو بھی یقین دلانا چاہتا ہے کہ میں آپ کا دفاع اور تحفظ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوں ۔ لہذا پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے ۔ مزار شریف سے آگے ہم ان کو جانے نہیں دیں گے۔

جناب چیئرمین! خارجہ پالیسی کے حوالے سے دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہئیے کہ جس خطے میں ہم رہتے ہیں یہ ساؤتھ ایشیاء ہے۔یہاں پر عظیم طاقتوں کے مفادات صدیوں سے آپس میں ٹکراتے رہے ہیں۔فرض کریں 1839ء میں برطانیہ نے افغانستان پر کیوں اپنی بالادستی قائم کرنا ضروری سمجھا۔ اس لئے کہ جس تیزی سے وسط ایشیاء میں روس آ رہا تھا اس کو روکنے کے لئے اور ۱۸۷۹ء میں برطانیہ نے افغانستان پر اپنی بالادستی قائم کی اور اس کی حیثیت ایک بفر سٹیٹ کی سی ہو گئی ۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد اس خطے میں برطانیہ کو امریکہ نے replace کیا اور ہم نے دیکھا کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد پوری دنیا میں اور ہمارے اس ریجن میں بھی امریکہ اور روس کے درمیان اپنی اقتصادی ، سیاسی اور فوجی بالادستی قائم کرنے کے لئے ایک ختم نہ ہونے والی کشمکش اور چپقلش جاری رہی۔ افغانستان میں ۷۸ء میں جو تبدیلی آئی اس تبدیلی کے نتیجے میں ہم نے یہ دیکھا کہ یہ جو دو سپر پاورز تھے یہ آپس میں اپنے مفادات کو بچانے کے لئے لڑتے رہے لیکن بے ادبی معاف ، ہمارے بہت سے جو مذہبی قائدین جو آج اس صورت حال کی بھرپور مذمت کر رہے ہیں'اس وقت انہوں نے امریکہ اور روس کے مفادات کی جنگ کو اسلام اور سوشلزم کے درمیان جنگ قرار دیا حالانکہ یہ اسلام اور سوشلزم کے درمیان جنگ نہیں تھی۔ یہ ان سپر پاورز کے اپنے مفادات کے لئے جنگ تھی اور جب روس کا معاملہ ختم ہوا Cold War ختم ہوئی ، پھر ہم نے دیکھا کہ امریکن جس طریقے سے ہماری حمایت کرتے تھے' IMF اور ورلڈ بنک جس فراخدلی سے ہماری امداد کرتے تھے۔وہ سلسلہ جو ہے وہ نہیں رہا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس علاقے میں جو بڑی طاقتیں ہیں ان کے مفادات یہاں ٹکراتے ہیں ۔ ہمیں اپنی فارن پالیسی اس طرح تشکیل دینی چاہئیے کہ ہمارا ان میں سے کسی کے ساتھ ڈائریکٹ تصادم نہ ہو کیونکہ ہم یہ afford نہیں کر سکتے ۔ہاں ایک بات بالکل واضح اور صاف ہے کہ ہمیں اپنی سرزمین کسی بھی بڑی طاقت کی جارحیت کے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہئیے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جو حملہ سوڈان پر کیا گیا جو حملہ افغانستان میں کیا گیا۔ اور جن چیزوں کو بنیاد بنا کر وہاں پر حملے کئے گئے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک جارحیت ہے ، یہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے ۔ پوری دنیا میں بشمول امریکہ کوئی بھی باشعور شہری ، کوئی بھی پرامن شہری اس حملے کی حمایت نہیں کرسکتا جس میں بچے بھی ، عورتیں بھی ہلاک ہوئے ہیں ۔ بہرحال یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے ۔ اس معاملے میں ، میں سمجھتا ہوں کہ جوش

سے نہیں ہوش سے کام لینا چاہیے اور ایک پالیسی مرتب کرنی چاہیے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جناب خدائے نور صاحب ۔

جناب خدائے نور ۔ جناب والا! میں اپنا حق محفوظ رکھتا ہوں ۔ جب تک کہ یہاں وزیر خارجہ نہیں ہوگا ۔ پہلے یہاں ایک منسٹر نوٹ لے رہے تھے اس کو بھی جناب چیئرمین ، آپ نے باہر بھیج دیا ۔ مجھے ابھی اس پر ایک لطیفہ یاد آ رہا ہے کہ ایک مجسٹریٹ صاحب جو ہمارے ہی علاقے میں تھے ۔ انہوں نے ایک درخت کے نیچے کورٹ لگایا ہوا تھا اور وکیل آپس میں بحث مباحثہ کر رہے تھے۔ معذرت کے ساتھ ان کو پیشاب آیا۔ اس نے کہا آپ اپنی بک بک جاری رکھیں میں پیشاب کرنے جا رہا ہوں ۔ فیصلہ تو میں نے ہی کرنا ہے ۔ میں کرچکا ہوں اپنی بک بک جاری رکھیں ۔ یہاں جو نوٹس لے رہے تھے وہ بھی چلے گئے ۔ جو تجویز حزب اختلاف کی طرف سے آئی تھی اگر ایک صحیح تجویز آئی تھی تو اس کو اپنانا چاہیے ۔ اس پر نکتہ چینی نہیں ہونی چاہیے ۔ جناب ، میں اسی وقت تقریر کروں گا جب یہاں وزیر خارجہ ہوں گے ۔ میں تو کہتا ہوں کہ آج وزیر خارجہ کو یہاں ہونا چاہیے تھا ۔ اگر اس کو تھوڑی بہت سیاسی بصیرت تھی یا ہے تو اس کو آج جو اخبارات میں جو خبر آئی اس کو ذہن میں رکھنا چاہیے تھا کہ سینٹ کا اجلاس ساڑھے نو بجے ہو رہا ہے ۔ اس میں یہ چیز زیر بحث آئے گی ۔ مگر یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے ۔ پتہ نہیں کوئی یہاں آئے گا بھی یا نہیں ۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ یہاں پر اس اہم معاملے میں میاں محمد نواز شریف صاحب کو آنا چاہیے ۔ یہ بہت بڑا سانحہ ہے۔

جناب چیئرمین ! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ واقعی یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے ۔ ہم اپنی بک بک ، معذرت کے ساتھ کس کے لئے جاری رکھیں ۔ کون سننے والا ہے، کوئی ہے ؟ کوئی بھی نہیں ہے ۔ میں اپنا حق تقریر محفوظ رکھتا ہوں ۔ یہ کوئی تقریر نہیں تھی ، تقریر میں اسی وقت کروں گا جب وزیر خارجہ یا وزیر مملکت خارجہ ہوں گے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔میاں صاحب کیا اطلاع ہے ؟

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ جناب والا ! مجھے یہ اطلاع دی گئی ہے ۔ میرا پیغام ان تک پہنچ گیا تھا اور ہاؤس کی بھی ساری یہ situation، انہوں نے کہا ہے کہ ابھی وہاں سے چل رہے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ابھی چل رہے ہیں ۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ جی ہاں ، ابھی چل رہے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اچھا ۔ anybody else who wants to speak. Yes, Syed Qasim Shah Sahib.

سید قاسم شاہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ شکریہ جناب چیئرمین ، اس انتہائی اہم بحث میں ، میں سمجھتا ہوں کہ بات نہ کریں ، ہم وزیر خارجہ کا انتظار کریں ۔ وہ بھی ہماری طرح کا ہی ایک آدمی ہے ۔ حکومت کی پالیسی ہے ہم سب کی باتیں سن کر یہاں بیان دے گی ۔ یہ انتہائی افسوسناک بین الاقوامی واقعہ ہے کہ امریکہ جو امن کا اور اپنے مال و دولت سے اور اپنی ترقی سے ایک سپر طاقت ہے --

جناب خدائے نور ۔ جناب میں نے یہ کہا ہے کہ اس پر ایک ذمہ داری ہے وہ ہم جیسا نہیں ہے۔ اس پر ایک اہم ذمہ داری ڈالی گئی ہے ۔ ہمارے جیسا ایک عام سینیٹر نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی قاسم شاہ صاحب ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی جناب عباسی صاحب ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب والا! اب ۱۱ بجکر پینتیس منٹ ہوگئے ہیں ۔ گو کہ ہاؤس کورم میں نہیں تھا لیکن اس طرف کوئی اشارہ نہیں کیا ۔ ہم انتظار میں ہیں کہ فارن منسٹر صاحب آرہے ہیں یا نہیں ۔ ہمیں کچھ بتایا جائے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔نہیں ، وہ میاں صاحب نے بتایا ہے ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔میاں صاحب نے تو یہ کہا ہے کہ اجلاس چل رہا ہے ۔ اجلاس چلے گا جناب بارہ بجے تک ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔عباسی صاحب ، آپ یہاں تشریف نہیں رکھتے تھے آپ نے نہیں سنا ۔ وہ چل پڑے ہیں اور پہنچ رہے ہیں ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی - وہ چل پڑے ہیں ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔وہ چل پڑے ہیں، پہنچ رہے ہیں، پہنچ رہے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی - نہیں، نہیں وہ وہاں سے نکل چکے ہیں، لیکن میری اطلاع یہ ہے کہ نہیں نکلے - میرے آدمی وہاں موجود ہیں - انہوں نے کہا ہے کہ ابھی تک نہیں نکلے -

میاں محمد یسٰین خان وٹو - دس منٹ تک آجائیں گے -

ڈاکٹر صفدر علی عباسی - میں یہ اپنے ساتھیوں کو بتا دوں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی بالکل - دس منٹ میں آجائیں گے - جی قاسم شاہ صاحب۔

سید قاسم شاہ۔ جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ تمام وہ لوگ جو ذمہ دار ہیں وہ آج، کل کے اس واقعے پر سوچتے ہوں گے۔ آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت بھی اور جیسے سینیٹر صاحب نے کہا کہ جتنے ذمہ دار لوگ ہیں وہ سوچ وبچار کرتے ہوں گے اور وہ ہمارے سامنے آجائیں گے کیونکہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ بہت ہی تشویشناک اور بڑا اہم واقعہ ہے کہ امریکہ جیسا ملک اور اس کی یہ جارحیت کہ وہ امن کا پیامبر ہے، وہ امن کی تلقین کرتا ہے، وہ United nation کے اندر تمام انٹرنیشنل ایجنسیوں کے اندر اس کا پیغام ملتا ہے اور تمام دنیا کے بیشتر ممالک مانتے ہیں کہ اس وقت امریکہ سپر طاقت ہے۔ وہ اس سے مدد بھی لیتے ہیں اور اس کی تقلید بھی کرتے ہیں۔ اگر وہ اتنی جارحانہ کارروائی کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے کے اسامہ بن لادن اگر دہشت گرد ہے اور اس کو مارنے کے لئے یا اس کو پکڑنے کے لئے وہ اتنی بڑی دہشت گردی خود کرتا ہے کہ بدقسمتی سے افغانستان ہو یا سوڈان ہو۔ یہ دونوں اسلامی ملک ہیں 'ان پر اس کی یہ تخریب کاری' یہ دہشت گردی دنیا کو کیا پیغام دیتی ہے ؟ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ پوری دنیا اور خاص کر اسلامی ممالک اور بالخصوص پاکستان کی حکومت کو یہ سوچنا پڑے گا کہ دنیا میں اس وقت سب سے بڑی چیز ایک نظام ہے - امریکہ کا وہ نظام جس کو پاکستان سمیت بیشتر دنیا اپنائے ہوئے ہے -اگر اس کے اندر یہ ہے کہ اگر کوئی تخریب کار یا اس کا مخالف اس کو پکڑنے کے لئے وہ پوری دنیا کے اندر امن کو تباہ و برباد کر سکتا ہے اپنی جارحیت سے تو میں سمجھتا

ہوں کہ وہ پہاڑوں کے اندر اگر وہ بمباری کر سکتا ہے اور اس کے اندر جیسے سنا گیا ہے کہ بے گناہ شہری مارے جا چکے ہیں تو اس سے کیا توقع کی جا سکتی ہے ۔ ہم اس نظام کو اپنا سکتے ہیں؟ ہم اس کی تقلید کر سکتے ہیں ؟ ہم اس سے مدد لے کر زندہ رہ سکتے ہیں؟

میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف مسلمان قوم ہی نہیں بلکہ دنیا کی بیشتر اقوام اس جارحیت پر آج سوچنے پر مجبور ہوں گے ۔ ہماری حکومت کو بھی چاہیئے اور مجھے یقین ہے کہ اس وقت جو وزیر خارجہ کا نہ آنا ہے وہ بھی انتہائی اہم میٹنگ کر رہے ہوں گے۔ یہاں سینٹ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی حکومت کا موقف بیان کریں گے لیکن سینٹ کا ممبر ہونے کی حیثیت سے میں یہ سوچتا ہوں کہ یہ نظام جو ہم نے اپنایا ہوا ہے' یہ جو ہم نے امریکہ یا اس کے حواریوں کا سہارا لیا ہوا ہے اور بیشتر لوگ اس ہاؤس کے اندر یا دیگر ایوانوں کے اندر یا ملک کے اندر یہ سوچتے ہیں کہ اگر امریکہ نے ہاتھ کھینچ لیا یا ان کے حواریوں نے ہاتھ کھینچ لیا تو ہم زندہ کیسے رہیں گے ۔ حکومت کی یہ پالیسی کہ اس وقت وہ کیا عمل کرتی ہے کہ خود انحصاری ' اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ۔ ایک باعزت باوقار قوم کی طرح مسلمانوں کی حیثیت سے زندہ رہنے کے لئے ہمیں یہ سارے سہارے چھوڑنے پڑیں گے ورنہ اگر آج افغانستان پر حملہ ہوا ہے' سوڈان پر ہوا ہے تو ہم سے بھی امریکہ اور اس کے حواری ناراض ہیں کہ ہم نے کیوں نیوکلیئر بلاسٹ کیا یا ہم کیوں اس میدان میں آگے بڑھے ۔ کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ کل پاکستان پر بھی اس طرح بمباری کر سکتے ہیں۔ کیا اس کے لئے قوم اور ملک تیار ہے ؟

ہماری حکومت کے پاس اس کا اگر کوئی حل ہے تو یہ قوم کو بتانا چاہیئے۔ یہ پالیسی matter ہے کہ ہماری ایکسٹرنل پالیسی کیا ہے۔ کل ہمارے وزیر خارجہ نے یہ بتایا تھا کہ جب بھی موقع ملے گا ہم پاکستان کی خارجہ پالیسی پر بحث کریں گے۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ عوام کے اندر' پوری قوم کے اندر' سینٹ کے اندر ،قومی اسمبلی کے اندر ایک تشویش پائی جاتی ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی ٹھیک نہیں ہے۔ ہم افغانستان میں بھی اڑے ہوئے ہیں۔ ہم کشمیر میں بھی اڑے ہوئے ہیں اور ہماری معاشی حالت بھی بد تر ہے۔ ہماری امداد بند ہے۔ یہ ساری چیزیں ہماری خارجہ پالیسی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اندرونی حالات بھی کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی جو حکومت کی جو انٹرنل پالیسی ہے وہ بھی انتہائی تشویش ناک ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے کوئی ایسا وضاحتی بیان نہیں آتا کہ عوام کے اندر جو تشویش پائی جاتی ہے

وہ دور ہو سکے ۔ مہنگائی ہے ، لا قانونیت ہے ، کسی کی جان و مال اور عزت محفوظ نہیں ہے ، بے روز گاری ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات کے اندر ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں لیکن حکومت کا موقف انتہائی کمزور ہے ۔ میری حکومت سے ایک استدعا ہے ، ایک سفارش ہے کہ آج حکومت کی تمام خارجہ اور داخلہ پالیسیاں مہمل ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس کی وضاحت کرنی چاہیئے اور اس کا صحیح طور پر تدارک ہونا چاہیئے ۔ جیسا میں نے کہا کہ امریکہ کے کل کے اقدام کو پوری دنیا اور خاص کر پاکستانی قوم اور ملک condemn کرتے ہیں کہ یہ ایک کھلی جارحیت ہے ، یہ دہشت گردی ہے اور وہ اسامہ بن لادن کو دہشت گرد کہتے ہیں ۔میں کہتا ہوں کہ اس کو امریکہ کے اس اقدام سے تقویت ملی ہے ۔ میں اس بات کے ساتھ سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنا موقف پیش کردیا ہے ۔ شکریہ جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی اقبال ظفر جھگڑا صاحب ۔

انجینئر اقبال ظفر جھگڑا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب ! سب سے پہلے میں اس اہم واقعہ پر بات کروں گا جو کل رات رونما ہوا اور جس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امریکہ ایک طرف تو یہ کہتا ہے کہ دہشت گردی کو دنیا میں ختم کیا جائے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دوسری طرف اس نے خود یہ قدم اٹھا کر اپنے آپ کو دنیا کے سامنے دہشت گرد ثابت کر دیا ہے ۔ لہذا میں امریکہ کے اس اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ میرے بھائی حافظ فضل محمد نے آج جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کی بھی قدر کرتا ہوں ۔ جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے ، جہاں تک بربریت کا تعلق ہے ۔ اس کے خلاف انہوں نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ جناب چیئرمین صاحب ! ساتھ ہی ساتھ میں اس بات پر افسوس کرتا ہوں کہ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے اپنے قائدین اور اسلامی ممالک کے سربراہان کے لئے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ان سے اجتناب کرنا چاہیئے ۔ ہمارے بزرگ مولانا عبدا لستار نیازی صاحب نے فرمایا کہ اس سے پہلے کہ ہم اس پر تنقید کرنا شروع کر دیں، ہم اسلامی سربراہان کے خلاف باتیں کرنا شروع کر دیں ، ہمیں ان کے reaction کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ہمیں اپنی حکومت سے اور تمام اسلامی ممالک سے یہ مطالبہ کرنا چاہیئے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ تمام دنیا کے ممالک سے یہ مطالبہ کرنا چاہیئے کہ جو امریکہ نے قدم اٹھایا ہے ، وہ بھی

دہشت گردی کا ایک ثبوت ہے۔ لہذا تمام دنیا امریکہ کے اس اقدام پر مخالفت کرے ، ان کو یہ کہیں کہ اس قسم کے اقدامات سے دنیا میں امن کو یقیناً خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔

جناب عالیٰ! ساتھ ہی ساتھ جو آج ہماری اپوزیشن یہاں بیٹھی ہے۔ ان کے لئے ایک بہت اچھا موقع فراہم کیا گیا تھا کہ وہ اس اہم ایشو پر یہاں بیٹھ کر تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ ان کو یہ یقین دلایا گیا کہ ہمارے وزیر پارلیمانی امور یہاں بیٹھے notes لے رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے وزیر خارجہ صاحب گھر نہیں بیٹھے ہوں گے۔ جناب چیئرمین صاحب یہ اہم مسئلہ ہے اور اس اہم مسئلے پر یقیناً اس وقت ہمارے سب وزراء صاحبان اور وزیر اعظم صاحب بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہیں اور اس پر جو انہوں نے لائحہ عمل تیار کرنا ہے اس کا فیصلہ وہ ضرور کر رہے ہوں گے۔ یقیناً وہ اس کی مذمت کریں گے۔

جناب عالی مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں ہمارے اہم سینیٹرز صاحبان جو کہ ایوان بالا کے سینیٹر ہیں وہ بجائے اس کے کہ اس موقع پر اکٹھے ہو کر اس کی مذمت کریں وہ اپنی حکومت کو گناہ گار ٹھہرا رہے ہیں۔ وہ دنیا کو موقع خود دے رہے ہیں' وہ خود کہہ رہے ہیں کہ یہ اقدامات پاکستان سے ہو رہے ہیں۔ چیئرمین صاحب یہ بالکل غلط ہے۔ پاکستان کبھی بھی ایسا اقدام نہیں کر سکتا۔ پاکستان نے افغانستان کی جنگ میں روز اول سے لے کر آج تک اپنے مسلمان بھائیوں کی بھرپور طرفداری کی ہے اور جتنی سپورٹ دے سکتے تھے ان کو دی ہے۔ لہذا پاکستان سے یہ توقع کرنا ، اپنے ملک سے یہ توقع کرنا کہ اس کی سرزمین سے یہ قدم اٹھایا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک افسوسناک مقام ہے۔ کم از کم ہمارے ذمہ دار سینیٹرز صاحبان اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ اس چیز سے باز رہیں تو بہت بہتر رہے گا۔

جناب عالی میں اپنی حکومت سے اور تمام دنیا کی طاقتوں سے پھر ایک دفعہ یہ اپیل کرتا ہوں کہ امریکہ نے جو دہشت گردی کا قدم اٹھایا ہے اس کی بھرپور مذمت کی جائے اور یہ یقینی بنایا جائے کہ آئندہ وہ ایسے اقدامات سے اجتناب کرے گا اور دنیا میں امن کو قائم کرنے میں پورا پورا ہمارا ساتھ دے گا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے موقع دیا گیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اور کوئی صاحب۔ جی ظریف خان مندوخیل صاحب۔

شیخ ظریف خان مندوخیل۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب آپ نے مجھے ایک اہم

مسئلہ پر بولنے کا موقع دیا۔ کل کہ واقعہ پر ہمارے بھائی بول رہے ہیں کہ دو اسلامی ملکوں میں امریکہ نے خوامخواہ کے لئے مداخلت کی ہے ۔ میں امریکہ کی جتنی بھی مذمت کروں وہ کم ہے اور اس سے یہی کہتا ہوں کہ اپنے آپ کو جمہوریت کے عالمی champion کہلانے والے ذرا سوچیں ۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ جمہوریت صرف امریکہ میں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو جمہوریت نہیں کہنا چاہیئے کہ ایک آدمی کو وہ دہشت گرد ٹھہراتے ہیں ۔ اگر وہ دہشت گرد ہو بھی تو ان کے پاس کیا جواز ہے کہ وہ ایک آدمی کے لئے پورے ملک پر میزائل پھینکیں۔ کیا یہ ان کی جمہوریت کی championship ہے۔میں یہ کہوں گا کہ اس وقت دنیا میں سب سے بڑا دہشت گرد امریکہ کو کہنا چاہیئے ۔

میں اپنے اسلامی ملکوں کا بھی ذکر کروں گا۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ڈیڑھ سو آدمیوں سے ، کبھی 313 آدمیوں کے ساتھ کفار کے مقابلے میں ہوتے تھے۔ انہوں نے کفار کی ناجائز کوئی بات بھی نہیں مانی حالانکہ کے ان کے پاس نہ لانچر تھا ، نہ ٹینک تھے ، نہ کوئی توپ تھی ۔ انہوں نے آخری دم تک اسلام کے لئے وہی کیا جو انہیں اسلامی cause کے لئے کرنا چاہیئے تھا۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ مسلمانوں اور کفار کا رزاق اللہ پاک ہے۔ہم اپنے ملک میں ان کو صرف دہشت گرد نہیں کہہ سکتے۔ ابھی اقبال جھگڑا صاحب نے یہ کہا کہ جوش سے کام نہیں لینا چاہیئے ہوش سے کام لینا چاہیئے۔ یہ اور بھائیوں نے بھی کہا۔ میں کہتا ہوں ہم نے آج تک امریکہ کے خلاف ہوش سے بھی بات نہیں کی ، خالی ان کی مذمت بھی نہیں کی، آپ دیکھ لیں عراق میں، اپنے ملک میں کیا کیا جا رہا ہے۔ فلسطین کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے۔پاکستان کا ایڈمنسٹریٹر امریکہ بنا ہوا ہے، اس نے آج تک انڈیا کی مذمت نہیں کی۔ ہم نے مجبوری کے تحت دھماکے کئے۔ اگر ہم دھماکے نہ کرتے تو انڈیا ہم پر حملہ کرتا ، امریکہ نے مذمت کا لفظ بھی نہیں کہا۔ امریکہ کو انڈیا پر پابندیاں لگانی چاہیئے تھیں مگر انہوں نے پاکستان پر زیادہ پابندیاں لگائی ہیں۔ ہم امریکہ کو دہشت گرد کہیں گے۔ اب بھی، آئندہ سال بھی اور ۱۰ سال کے بعد بھی اگر انہوں یہ طریقہ نہ بدلا تو ہم اس کو دہشت گرد ٹھہرائیں گے۔ عراق میں ، ایران میں ، جنوبی اور شمالی یمن میں امریکہ کی دہشت گردی ہے۔ سعودی عرب میں امریکہ نے اپنی افواج کو بلا جواز رکھا ہے۔ کویت کی تباہی میں ان کا ہاتھ ہے۔ آخر اسلامی ملکوں نے امریکہ کا کیا بگاڑا ہے۔ کچھ بھی نہیں بگاڑا ہے۔ میں یہی کہتا ہوں کہ انشاء اللہ ہمارے اعمال اگر صحیح ہوتے تو روس کو تو اللہ نے عذاب میں مبتلا

کیا۔ اگر ہم اللہ سے یہ سوال بھی کرتے کہ اللہ امریکہ کو بھی عذاب میں مبتلا کر دیں تو ابھی تک یہ بھی ہو جاتا۔ میں اسلامی ملکوں سے اس فلور سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ پچھلی غلطیوں کو ابھی نہ دہرائیں اور کم سے کم اپنے اپنے ملکوں میں یہ کہیں کہ امریکہ ہم تم سے ناراض ہیں۔ ہم تمہیں دہشت گرد کہتے ہیں۔ باقی ہمارے بھائی یہاں ممبران ہم اچھے برے کو نہیں دیکھتے ہیں۔ ہم پرانے لیڈروں پر تنقید کرتے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ضیاء الحق اور جنرل اختر عبدالرحمان کے افغانستان کاز میں جتنی خدمات ہیں۔ میرا خیال ہے ہمارے ملک والوں کو ان کو تمغہ جرآت دینا چاہیئے اس لئے خدا نہ کرے اگر یہ ۲ جنرل نہ ہوتے تو شاید اب روس کی فوجیں ہمارے گرم سمندروں میں ہوتیں۔ میں اسلامی ملکوں سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ اگر ابھی بھی نہ سوچیں گے تو میرے خیال میں وہ اپنے ملک میں نہیں رہ سکتے امریکہ کے ڈر کی وجہ سے، پھر شاید ہم اپنے گھروں میں بھی نہ رہ سکیں گے۔ اس وقت امریکہ کے پاس جو ہتھیار ہیں وہ دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہیں۔ وہ دہشت گرد نہیں ہے۔ اس کے لئے کسی CTBT پر دستخط کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کوئی اس سے مانگتا ہے۔ ہم اگر اپنے دفاع کے لئے، ان کو کہتے ہیں کہ ہماری سلامتی کی آپ ضمانت دیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو نہیں دے سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے دفاع کے لئے کوئی چیز پرامن مقاصد کے لئے بناتے ہیں تو وہ ہمیں دہشت گرد قرار دیتے ہیں۔ میں اسلامی ملکوں سے بار بار یہ اپیل کروں گا کہ آپ خدارا ایک ہو جائیں اور ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہوتی ہے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ افغانستان میں جن کو میزائل لگے ہوں گے ان کا کیا قصور تھا۔ اس میں عورتیں بھی ہیں اور بچے بھی ہیں۔ پیر و مرشد بھی ہوں گے اور یتیم بھی ہوں گے تو یہ امریکہ ایک دہشت گرد ملک ہے۔ میں اپنی حکومت سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ان کے ساتھ آئندہ کے لئے تعلقات ایسے base پر رکھیں کہ آپ بھی کسی دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کریں۔

میاں صاحب نے اس دفعہ جو جراتمندانہ فیصلہ کیاہے اور جوابی دھماکے کئے۔ اس سے ہمارے ملک کا وقار دنیا میں بلند ہوا اور آئندہ بھی میں میاں صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ پاکستان کے عوام آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ اس قسم کے فیصلے کرتے رہنا۔ اپوزیشن کے بھائیوں سے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہاں جب سینٹ کا اجلاس ختم ہو تا ہے تو وہ فوراً requisition کرتے ہیں۔ جب اجلاس ہوتا ہے پھر وہ کسی کو بات کرنے ہی نہیں دیتے۔ میں اپوزیشن والوں

سے درخواست کرتا ہوں کہ یا تو requisition نہ کریں یا اگر requisition کرتے ہیں تو پھر بات سن لیا کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن دونوں سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اب کیسے proceed کرنا ہے کیونکہ آج جمعے کا دن بھی ہے۔ کتنی دیر بیٹھنا ہے اور کیا لائحہ عمل ہونا چاہیئے۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے فارن منسٹر صاحب تشریف لے آئیں ہیں۔ آپ نے یہ دیکھا ہے۔ گو ہمیں اس پر کافی تشویش تھی کہ آپ تشریف نہیں لائے۔ ان کے آنے میں بڑی تاخیر ہوئی لیکن باوجود اس کے کہ ہم باہر لابی میں بیٹھے تھے ہم نے کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا کیونکہ یہ مسئلہ ایسا ہے جس میں ہم چاہتے ہیں کہ وہ بیان دیں، وضاحت پیش کریں۔ میرا خیال ہے اگر وہ بیان دے دیں، وہ لکھ کر لائے ہیں۔ یہی بات انہوں نے پہلے بھی مجھے فرمائی تھی صبح۔ اور پھر راجہ صاحب کے ذریعے بھی اگر فارن منسٹر صاحب اپنا بیان فرما دیں تو اس کے بعد تھوڑا سا ٹائم جو ہوگا میں بھی کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا یا کوئی اور بھی کرنا چاہیں گے۔ سب سے پہلے اس وقت اس معاملے پر منسٹر صاحب اپنی سٹیٹمنٹ دے دیں۔ ایک چیز میں عرض کر دوں۔ یہ بھی دکھ کی، تکلیف کی بات ہے۔ میں نے پریویلج موشن بھی move کیا ہے۔ یہ بڑی غلط بات ہے کہ ٹیلی ویژن والے صرف ان کا بیان دیں۔ اس طرح اس ہاؤس کی نمائندگی نہیں ہوتی۔ یہ ٹیلی ویژن بند کردیں۔ آپ رولنگ دیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میرے ساتھ یہ ہوا۔ میں نے تقریر کی، آپ موجود تھے سینٹ کی پچیسویں سالگرہ پر، لیڈر آف دی اپوزیشن کی حیثیت سے، میں عاجز سا آدمی ہوں، میں نے تقریر کی۔ آپ نے بھی سنی۔ آپ نے شفقت فرمائی اس کے بعد مجھے داد بھی تھوڑی سی دی اور آپ کے اور دوستوں نے بھی داد دی۔ اس کے بعد رات کو ٹیلی ویژن نے کیا کیا۔ یہ سینیٹر پرویز رشید صاحب خبر نہیں کیا کر رہے ہیں۔ ایک حوالہ وزیراعظم صاحب کا دیا کہ وہ کہتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم میں یہ' یہ' یہ اچھائیاں ہیں۔ اور پھر میرا جملہ آدھا دے دیا کہ اعتزاز احسن نے کہا کہ میں کالاباغ ڈیم کے حق میں ہوں۔ آگے جو میں نے ساری بات کی تھی کہ میں حق میں ہوں لیکن یہ فیڈریشن کی قیمت پر نہیں بن سکتا، یہ ٹیلیویژن والے کھا گئے۔ اس طرح جھوٹ انہوں نے بیان کیا۔ غلط بیانی کی۔ میں اس کے

بالکل خلاف ہوں کہ یا تو ٹیلیویژن پر سب کچھ دیں یا اس کو نکالا جائے۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن : جناب بڑا serious مسئلہ ہے جو آج ہم نے ڈسکس کرنا ہے جس پر فارن منسٹر صاحب نے بیان دینا ہے۔ اس کو بھی اگر اسی طرح پیش کریں گے تو یہ ہاؤس کی کارروائی نہیں ہوگی بلکہ ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوگا۔ میں اس پر آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ قرآن میں حکم ہے کہ آپ مت جاؤ نماز کے قریب نشے کی حالت میں ۔ کہیں پر کسی جگہ آیا ہے ۔ راجہ صاحب تشریف رکھتے ہیں اب اگر خدانخواستہ کوئی یہ کہے کہ اس میں کہا گیا ہے کہ "مت جاؤ نماز کے قریب" باقی کو چھوڑ دے تو یہ اس طرح کرتے ہیں ۔ پرویز رشید صاحب سے قطعی مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ اس طرح مجروح کیا جائے گا کسی کا بیان ، کسی کی کارروائی۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ یہ ٹیلی ویژن ان کے سامنے سے بھی اٹھایا جائے اور ہم بھی نہیں مانگیں گے کہ ہمارا بیان ٹیلی ویژن پر آئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی پرویز رشید صاحب۔

جناب پرویز رشید : جناب چیئرمین، پہلے تو مجھے انتہائی افسوس ہے کہ قائد حزب اختلاف اپنی خبر کو توجہ سے نہیں سنتے۔ اگر وہ مجھے اجازت دیں اور اگر گستاخی نہ سمجھیں تو عرض کروں کہ ان کی خبر پورے سیاق و سباق میں دی گئی۔

(مداخلت)

جناب پرویز رشید : جناب میں ہاؤس میں ایک بات کہہ رہا ہوں۔ ریکارڈ پر بات کہہ رہا ہوں اور چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے انفارمیشن جناب رضا ربانی صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں۔ اگر میں کوئی غلط بات کہوں گا تو کتنی دیر تک میں غلط بات کہہ سکتا ہوں۔ جناب اس وقت کہہ دوں گا سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں پکڑ لیا جاؤں۔ ریکارڈ پیش کیا جاسکتا ہے۔ ساری رپورٹ پیش کی جائے گی کسی بات سے گریز نہیں کیا جائے گا آپ تسلی رکھیں۔ اعتزاز صاحب نے جو بات کہی وہ پورے سیاق و سباق کے ساتھ پیش کی گئی۔ اگر آپ اجازت دیں گے تو جیسے ہی دوبارہ اجلاس ہوتا ہے میں ریکارڈ لے کر آتا ہوں اور اس کا ریکارڈ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سینٹ کی کارروائی کو، قومی اسمبلی کی کارروائی کو اس

کی حقیقی روح کے مطابق پیش کیا جاتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس کے باوجود اگر کوئی کوتاہی رہ جاتی ہے، کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے تو یقیناً اس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس میں ان دوستوں اور ساتھیوں کی راہنمائی ہمارے لئے ہمیشہ مدد گار اور معاون ثابت ہوگی۔ شکریہ۔

چوہدری اعتزاز احسن : میں اس بحث کو زیادہ نہیں چھیڑنا چاہتا کیونکہ دوسری بات زیادہ ضروری ہے لیکن ٹیلی ویژن والوں کو ہدایت دے دیں کہ یہ مس رپورٹنگ نہ کریں صرف اتنا ریکارڈ پر آجائے۔ اس ایشو کو میں ریز کروں گا لیکن بعد میں۔

Mr. Presiding Officer : This is more important. Now the Foreign Minister please.

چوہدری اعتزاز احسن : لیکن جناب ٹی وی والوں کو ہدایت کر دیں کہ یہ mis-reporting نہ کریں۔ صرف اتنا ریکارڈ پہ آجائے۔

Mr. Presiding Officer : Yes, of course. These are the standing instructions that there should be no mis-reporting. Yes. The Foreign Minister now. Yes. Point of order.

جناب محمد زاہد خان : جناب آپ میری بات سنیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : یہ ضروری نہیں ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی ایک بات ہوئی ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی بات ضروری نہیں اس issue سے۔ Please take your seat. Yes, the Foreign Minister now.

Statement Of The Foreign Minister Regarding The Issue

Mr. Sartaj Aziz : Mr. Chairman, as the members of this august House are aware, the United States has carried out strikes inside Afghanistan and Sudan.

According to reports, Cruise Missiles have hit sites in the Khost and

Jalalabad area of Afghanistan and destroyed a pharmaceutical factory near Khartoom. Preliminary information suggests that the missile attack has resulted in loss of innocent lives which is a cause of serious concern.

The Government of Pakistan expresses indignation at the US strikes against Afghanistan and Sudan. Irrespective of the motives of these strikes, the act of violation of the sovereignty and territorial integrity of these Islamic countries can not but be a matter of grave concern to the people of Pakistan who justifiably feel outraged. Pakistan remains firmly opposed to terrorism in all its manifestation and has always condemned acts of terrorism against innocent people wherever and in whatever form these may be committed.

It may be recalled that Pakistan itself has been a victim of serious acts of terrorism including state sponsored terrorism. While supporting the efforts of the international community to combat this menace, Pakistan takes serious view of this unilateral action of the US involving use of force against sovereign countries in violation of the recognized principles and norms of inter-state conduct which constitutes a dangerous precedent.

I would also like to categorically state, Mr. Chairman, that no bases or facilities of Pakistan were made available to the US nor was any such assistance requested. In future also, we would not provide any such assistance. Thank you, Mr. Chairman.

(interruption)

Mr. Sartaj Aziz: We are also not aware as of today, no detection of the violation of airspace has come to our notice because these Cruise missiles move very low 100 to 150 meters . It is being investigated whether or not the route to which they went. So far we have not received any information about the

violation of our air space.

Mr. Presiding Officer: Leader of the Opposition now.

Ch. Aitzaz Ahsan: I am grateful that the Foreign Minister has finally condescended to come to this House and to make the statement that he has made. Mr. Chairman, we are all against all forms of terrorism. I do not think that anybody in this House or outside Pakistan who is in proper mind to support or endorse any act of terrorism and therefore, the State of Pakistan and the people of Pakistan rightly, correctly and without ambiguity condemned and deprecated the attack in Nairobian Dar-us-Salam or the American Embassies. That was a cowardly act whosoever may have done it. But as the Foreign Minister said , the Government also condemns state sponsored terrorism and I take it that this action , in particular reference, in this regard ,is to one state causing another state's sovereignty to be violated.

Mr. Chairman, we are the party for once, we faced at one time in our history with the option where certain elements wanted to resort to terrorism but this party at great cost to itself negotiated a path of total ,complete and absolute non-violence. So, we are committed to that. Our record and our history has shown that we have taken lashes on our backs. We have faced police brutality on the streets but we have not resorted to any kind of terrorism or terrorist activities. But what the Foreign Minister has said, Mr. Chairman, leaves many questions unanswered. He has said, no doubt that Pakistan has provided no facilities to the American's attacks in Afghanistan. But he has left unsaid many other matters that require answers. The first question that arises Mr. Chairman and I would like to ask him some specific questions:

1. When was the Government of Pakistan first made aware of these attacks?

I am not talking of any facilitation or provision of facility but,

2. Was that awareness and knowledge in advance of the attacks or after the attacks had taken place?

3. If the Government of Paksitan was not taken totally unaware by the attacks and the flights , be they of planes or missiles, when did the Government of Pakistan --- . If it came to know of these in advance, was it through the Government's own intelligence sources or sources that were American or sources that were Afghans before the attacks? If it did not come to know of these before the attacks then how did it read the evacuation of American personnel from Pakistan and what were its intelligence information , information by the gathering agencies informing her and how did they analyse that particular event?

4. Was any Pakistani resource, he says not willingly, but without the Pakistani Government's permission was any resource like territory, territorial waters, pesonnel, airspace, intelligence or consultative advice employed in this operation?

5. If so, was any such resource including territorial airspace, territorial waters other facilities employed and used with its tacit?

6. Mr. Chairman, if so, was any such resource, including territorial airspace, territorial waters, other facility, employed and used with its tacit either before or after the event.

And finally, Mr. Chairman, a series of questions arise out of the visit of the Punjab Chief Minister to Washington. Was he mandated to hold any talks

with respect to this operation? No. 2, what evidence of alleged Afghan connections with the Narobi blasts was shown to him as reported in the national press at a dinner; he was taken aside and was shown. And finally in what official position was he in fact making these contacts in the United States? Is it now to be believed that every Chief Minister can be mandated to go and negotiate foreign policy issues in other countries and .God forbid, if this is so, then, he may be the Chief Minister of Punjab, but as a Punjabi, as a son of the soil of Punjab, I say, they are moving towards confederation. This is alarming Mr. Chairman.

Unfortunately, the Foreign Minister has said nothing about these issues. All he said is, 'the attack took place' - we know it from BBC and CNN. All he has said that 'this was in response and retaliation of the Narobi Darussalam blasts' - we know it from CNN and BBC. All he has said is that 'these attacks took place in Afghan territory' - we know it from CNN and BBC. All he has said is that 'the Government of Pakistan condemns terrorism' - I am so glad. We all do it and that is a unanimous position.

And what he has not said and does not even know as of this day, at this moment, when the attack took place more than 18 hours ago, as to whether Pakistan airspace was violated or not. Then what has he told us Mr. Chairman? We know it all much more and much more than that from CNN and BBC, from ZEETV, from India ZEETV, I don't know whatever - except PTV. And that issue I reserve for a time later because that is a minor issue as compared to this. But what has he told us. He has told us nothing. He has more to hide than to show.

Mr. Chairman, I beseech you, I beseech you that you please deprecate such statement by ministers. Ministers are supposed to come here and take the

House into confidence. They are supposed to treat us as the sovereign authority in the country. I think , not only do they not treat us as the sovereign authority, they treat us as some kind of enemies or they have skeletons in their Government. Or they have too much to explain that they cannot explain, they cannot explain what is the role of the Government of Pakistan before or after it. What is the time and date of knowledge before or after? What was, who and where were any negotiations with this respect or any intelligence or information being imparted before or after? What was the chief of Raiwind doing in Washington at this time?

[Azan-i-Jumma]

[After Aazan-e-Zohr]

Just two minutes. Mr.Chairman, really to conclude because I have raised the questions. As I said earlier and I want to reiterate this, we do not endorse terrorism. We want a curbing of terrorist activities and terrorists. We want the world to know that we believe in the sanctity of diplomatic and counsellor premises and personnel, wherever in the world they may be. We grieve with the American nation and the Americans on the attacks that were made on in Nairobi and Darussalam but we have questions to ask for our Government and the bottomline of that question, the final question that I must ask and then the Foreign Minister must answer is on what account and for what debt of gratitude did the President of the United States, according to press report, thanked the Prime Minister of Pakistan after the event. Thank you.

Mr.Presiding Officer: Mr.Habib Jalib.

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ شکریہ جناب چیئرمین! پینٹاگون کی طرف سے سوڈان،

افغانستان پر جو حملہ کیا گیا ہے۔ اسے ہر حوالے سے evaluate کیا جائے، تو اس کا جائزہ لیا جائے تو یہ ریاستی sovereignty اور territorial integrity کے خلاف ہے۔ اور اس کی مذمت نہ صرف اس ملک کے عوام اس کے قرب و جوار کے ہمسایہ ممالک بلکہ عالمی برادری کو مختلف حوالوں سے کرنی چاہیئے۔ سٹیٹ آف امریکہ کی طرف سے یہ حملہ نہ صرف سوڈان اور افغانستان کی sovereignty اور territorial integrity کے خلاف ہے۔ خصوصاً افغانستان میں چھ پوائنٹ جو ٹارگٹ ہوئے ہیں۔ اس میں خوست ہے، جلال آباد کے قریب ایک دو جگہیں ہیں۔ اگر ان spots کا جائزہ لیا جائے تو اس question کے وزیر خارجہ کے جواب دیئے بغیر کے انہیں علم تھا attack سے پہلے یا اس کے بعد علم نہیں تھا یا ان سے پوچھا گیا تھا یا ان کی territorial زمینی، ہوائی، ان سے اجازت لی گئی تھی یا نہیں لی گئی تھی۔ یہ بات واضح ہے کہ یہ پاکستان کی ریاستی sovereignty اور territorial integrity کی نہ صرف کھلی خلاف ورزی ہے بلکہ undermining and extra passion ہے۔ یو ایس اے کی جانب سے اس trespass پر جو پاکستان کی زمینی یا ہوائی خلاف ورزی کی گئی ہے، اس پر وزارت خارجہ کی جانب سے جو اب statement دی گئی ہے اس میں میں کافی تشنگی محسوس کرتا ہوں۔ اس میں صرف condemnation ہے لیکن اس کے خلاف کوئی عمل کرنے یا عالمی برادری کو جگانے کے حوالے سے یو این او میں پاکستان کے رول کو، سارک ممالک میں پاکستان کے رول کو، نہ ہم نے Non Aligned Movement میں پاکستان کے رول کو یا دوسرے لفظوں میں so called Muslim Ummah میں پاکستان کی اس سلسلے میں مذمت کی خاطر رول کا نہ صرف جائزہ نہیں لیا گیا بلکہ رول کیا ادا کیا جائے گا کیا پاکستان کا کیا کردار ہو گا اس کی طرف نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔ اس میں ایک پہلی تشنگی ہے۔

دوسری تشنگی یہ ہے کہ دہشت گردی اور تخریب کاری چاہے کسی بھی شکل میں ہو، کسی بھی نام سے ہو، کسی بھی علاقے میں ہو کسی بھی ملک گروہ individual یا civilian installation کے خلاف ہو، اس کی تو مذمت کی گئی ہے لیکن particular cases میں پاکستان نے اپنا موقف افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے حوالے سے، یا تخریب کاری کے یا دہشت گردوں کی تنظیموں کو جو کھلی چھوٹ دی گئی ہے اس حوالے سے یا اس حوالے سے پاکستان نے واضح نہیں کیا ہے کہ وہ specific questions پر specific دہشت گردی کے

مسائل پر یا گروہوں کے حوالے سے پاکستان کا موقف کیاہے۔ general تو condemnation کی گئی ہے لیکن particularly ایسے cases موجود ہیں، اس وقت بھی پشاور میں آٹھ سے زائد دفاتر ایسے قائم ہیں جو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت نہ صرف اپنے ملک کے اندر دہشت گردی کروانے میں ان کا اہم رول ہے بلکہ پاکستان میں دہشت گردی کو import کرنے میں بھی ان کا خاصا رول ہے اور مزید بھی یہ رول بڑھ سکتا ہے گھٹ نہیں سکتا۔ یہ دوسری تشنگی۔

تیسری بات، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہم نے نیروبی دارالسلام میں امریکن ایمبیسیز پر individual terrorism یا so called Muslim Ummah terrorism کے حوالے سے جو دہشت گردی ہوئی تھی اس کی ہم نے condemnation کی تھی۔ اسی طرح ہم state sponsored terrorism اور international terrorism جو اس وقت Pantagone کی طرف سے ہوئی ہے میں اسے international, highly engineered, well planned, well organized terrorism سے تشبیہ دوں گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ terrorism کو curb کرنے کے لئے پہلی بات یہ ہے کہ UNO کے چارٹر کا خیال نہیں رکھا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ UNO جیسے ادارے کو consult کیا نہیں گیا اور انہیں خطرہ تھا کہ consult کیا جائے گا تو شاید اس قسم کی اجازت نہ دی جائے اور تیسری بات یہ ہے کہ خود پاکستان کے اپنے رول کو کہ وہ terrorism کو curb کرنے کے لئے جو اس کا رول ہو سکتا ہے اس کو یا تو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے اس کو خاطر میں رکھا ہی نہیں گیا یا خود ان ریاستوں کے اس رول کو وہ جو terrorism کے خلاف استعمال ہو سکتی ہیں اس کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا ہے۔ اس حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ US کا یہ international terrorism ہے جو terrorism کے دائرے میں آتا ہے چاہے وہ یہ کہے کہ ہم terrorist facilities کو ختم کرنا چاہتے تھے terrorism کو curb کرنے کے بہت سے اور طریقے ہو سکتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Please conclude now.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ اور جو چوتھی بات میں pinpoint کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وزارت خارجہ اگر realist ہے، اگر حقیقت پسند ہے پاکستان کی وزارت خارجہ کو حقیقت پسند ہونا چاہئے کیوں کہ اسے 13 کروڑ عوام کے مستقبل کا فکر ہونا چاہئے۔ اگر وہ حقیقت پسند ہے تو

پاکستان اپنے گزشتہ پچاس سال کی ناقص خارجہ پالیسی جو SEATO, CENTO سے لے کر front line state بننے کی طرف جو اب بھی گوادر کی فروختگی میں امریکن کمپنی کو جو گہرا سمندر حوالہ کیا گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہ bases ہیں جو آپ کہتے ہیں ہم کوئی base فراہم نہیں کرنا چاہتے ہیں آپ economic حوالے سے اس کو base کا نام دے رہے ہیں اور یہ کمپنی نے sign کر لئے ہیں اور دوسرے دن پتہ چلا کہ وہ بھاگ بھی گئے ہیں تو جو deep sea facilities ہیں وہ یہی ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہم نے سینیٹ میں اس کی نشاندہی کی تھی۔ آپ پاکستان کی خارجہ پالیسی پر جو افغانستان کے حوالے سے ہو یا ہمسایہ ممالک کے حوالے سے ہو یا امریکہ کی طرف جھکاؤ یا مالیاتی اداروں کی جانب جھکاؤ کی پالیسی ہو' اس کی بھی وضاحت اس statement میں ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا قبلہ درست ہو گیا ہے اور ہم نماز پڑھنے لگے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Hussain Shah Rashdi now.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, on a point of order.

Mr. Presiding Officer: No, not for the second time.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, one question, just one minute.

Mr. Presiding Officer: You have already spoken on this. Yes, Mr. Hussain Shah Rashdi. No, question answer, you have already spoken.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: You have already spoken, Qazi sahib that is against the Parliamentary practice, you can only take part in the proceedings once. You have already taken the floor.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: I would be setting a bad precedence. No, sir, you have already spoken and not for the second time. No, questions. Mr. Hussain Shah Rashdi.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Thank you, Mr. Chairman. Sir, this august House has listened very very carefully to the confused, the ambiguous, so called policy statement of the Foreign Minister who, unfortunately in this context, is of no consequence. Sir, the first question arises, and it is the right of this House and through this House, the right of the nation, to know that who is running the Foreign Affairs of the Country. We have the Foreign Minister, we have the Minister of State for Foreign Affairs and then we have fullfledged Foreign Office to look after the foreign affairs. In addition thereto, we have the Chairman of the Foreign Affairs Committee of the Senate and then we have the Chairman of the National Assembly Committee on Foreign Affairs. Sir, the Foreign Office and the Chairmen of the Houses of Parliament have been bypassed and the younger brother of the Prime Minister, one does not know what sort of secret message has been sent to United States and he is still staying and doing what, nobody knows.

Sir, it is also very pertinent to note that while the younger brother of the Prime Minister is staying in Washington, this attack on Afghanistan and Sudan has taken place. Unfortunately, we can say that this House is being neglected by the Government on this important occasion when sovereignty of two Muslim countries has been blatantly violated. The Prime Minister ought to have been present here and give the statement and tell us what is the policy of this Government. Sir, unfortunately it seems that foreign affairs of the country have been converted into family affairs of the Sharif family. The reason, today I am sure that the two Foreign Ministers were avoiding to come to the House because the younger brother of the Prime Minister had perhaps not given them instructions, had not spoken because there was time difference, we have day

time here ,he must be sleeping, so he must not have been spoken up and sought instructions from him.

Sir, this is very sad state of affairs, it should not have happened and that is the reason why the Foreign Minister has not come out with any categorical statement. The wording used by him over this violation of sovereignty of two Muslim states is that Government of Pakistan expresses its 'indignation' , not even condemnation ; and the policy statement also does not say that what is the Government's attitude towards brotherly country Afghanistan. As we know sir , this Government has taken upon itself the honour of recognizing the Taliban Government, but the Taliban Government where its roots are i.e., an Afghanistan, its sovereignty has been violated. The Government of Pakistan and the policy statement of the Foreign Minister is totally silent about it.

Sir, yesterday we heard the statement of the Minister of State for Foreign Affairs and from the statement every sensible , every sane person knew what was to come but the Minister of State was very pleased because the United States has said that alongwith Pakistan the American personnel are being withdrawn from Eriteria, Zambia and all those civil strife torn countries and terrorist countries. Pakistan was bracketted with them. It was evident that without any reason when the American diplomatic personnel were being withdrawn from Pakistan something was about to come. Now sir, the sad part of it is that either the Government of Pakistan knew what was to come or they were totally unaware as to what was to come ! that shows their incompetence in both these cases. The Government should not be running this country and it ought to resign. Sir, it has also been reported in newspaper yesterday, and the honourable

Leader of the Opposition also pointed out, that in a party they took Mian Shahbaz Sharif aside and showed him certain documents perporting to be a concrete proof of terrorism conducted by Osama bin Laden.

Now sir, I want to ask the Government, particularly the Foreign Minister that what were those documents; did Mr. Shahbaz Sharif inform the Government of Pakistan, did the Government of Pakistan express its satisfaction over it; and then when this House is in session and this matter has been raised by Opposition, Mr. Chairman, the Government and the Foreign Minister has taken three hours to come and make this ridiculous, this frivolous statement. This House has been expressing grievance that the supremacy of Parliament is not being respected. The Houses of Parliament are not being taken into confidence. This House has been summoned as per constitutional requirement of 120 days. This sort of "Shrararat" with supremacy of Parliament or with this House should be, if not condemned, at least it should be criticised. Therefore sir, my personal view is that I am totally dissatisfied and I am sure all the members of this House would be dissatisfied over the policy statement made by the Foreign Minister. Thank you.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: مسٹر رضا ربانی، شفقت محمود اور پھر wind up کر دیں۔

میاں رضا ربانی: جناب اگر خدائے نور صاحب پہلے بات کرنا چاہیں تو کر لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب خدائے نور صاحب آپ پہلے فرمانا چاہتے ہیں تو فرما لیں۔ They have no objection. جی خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور: شکریہ جناب چیئرمین! میں اس بات سے شروع کروں گا کہ مجھے بلکہ میرے پورے اس ایوان کو پاکستان کی سالمیت ہرصورت عزیز ہے ۔ پاکستان ہے تو ہم ہیں لیکن یہ کل کا واقعہ کھلی جارحیت ، دہشت گردی، بین الاقوامی دہشت گرد نے کرائی اور یہ کہہ

دینا کہ یہاں کا کوئی بیس استعمال نہیں ہوا خدا کرے کہ یہ صحیح ہو۔ مجھے یاد ہے ایوب خان کے دور کا ایک واقعہ ۔ اسی امریکہ کا ایک جہاز U2 یہاں سے گیا' روس پر پرواز کی ، ہم نے تردید کی کہ پاکستان کا کوئی بیس استعمال نہیں ہوا۔ پتہ نہیں یہ کیسے گیا' ساٹھ ہزار فٹ کی بلندی سے گیا ۔ ریڈار نے بھی اس کو چیک نہیں کیا۔ کچھ مدت کے بعد اس وقت کے امریکہ کے وزیر خارجہ کیسنجر نے اپنی کتاب میں لکھا کہ پشاور کا بیس استعمال ہوا۔ ایندھن وہاں سے لیا گیا اور یہ جہاز وہاں سے اڑا ۔ تو اس کی بھی بعد میں کسی نے تردید نہیں کی کہ یہ غلط ہے ۔ وہ کتاب آج بھی موجود ہے۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ شاید ہو سکتا ہے ائر بیس استعمال نہ ہوا ہو لیکن فضائی حدود کی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔جیسے میرے دوست نے یہ کہا کہ جلال آباد جانے کے لئے ، خوست جانے کے لئے پتہ نہیں کونسا راستہ ہے ، کونسی فضائی حدود ہے کہ آپ کا کروز میزائل یہاں سے وہاں گیا کس طریقے سے گیا ۔ جب تک وہ پاکستان کی سرحد سے نہیں گزرے گا وہاں جا نہیں سکتا ۔

پاکستان کی حدود کی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ اب اس کے لئے حکومت پاکستان کیا کارروائی کرتی ہے صرف ایک statement دینے سے ----میں نے جب کہا کہ میں as a Pakistani, اپوزیشن اپنی جگہ پر ' treasury bench اپنی جگہ پر ' میں as a Pakistani یہ بات کرتا ہوں کہ ایک statement دینے سے پاکستان بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ہمارے پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی صحیح نشان دہی کرے اور اس ہاؤس کو اعتماد میں لے۔یہاں تو مطالبہ ہو رہا تھا وزیر خارجہ صاحب کا۔ میرا مطالبہ تو یہی ہے کہ آج اس واقعہ پر وزیراعظم صاحب کو یہاں آنا چاہیے تھا ۔ کوئی ایسی بری بات نہیں ۔ اس کی شان میں اضافہ ہوگا ۔ وہ ہمیں صحیح situation بتائے ۔

جناب والا! یہ دہشت گرد امریکہ ' افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کل وہاں سے ان کے جانے پر شاید افسوس ہو رہا تھا کہ یہ جا رہے ہیں ۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ یہ شیطان جتنا جلد یہاں سے جائے تو یہ ملک پاک ہو گا۔

مجھے خمینی کا ایک فرمان یاد آتا ہے کہ یہ شیطان کبیر ہے اور اس میں کوئی شک کی بات نہیں ۔ خرابیوں کی جڑ پوری دنیا میں اس وقت امریکہ ہے اور اس کا نشانہ سب اسلامی ممالک ہیں۔ جیسے میں کہتا ہوں کہ جلال آباد جانے کے لئے پاکستان سے ہو کر جانا پڑے گا اسی طرح سوڈان جانے کے لئے سعودی عرب سے ہو کر جانا پڑے گا ۔ آپ نے وہاں پر بھی ان کی سر زمین

استعمال کی ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اپنے مسلمان ممالک سے کہ آخر کب تک آپ یہ کرتے رہیں گے، کب تک امریکہ کے آلہ کار بنتے رہیں گے چند ڈالروں کے لئے۔

جناب والا ! میں لمبی تقریر نہیں کروں گا یہی کہوں گا حکومت پاکستان سے کہ خدا کے لئے صحیح حالات ہمیں اور قوم کو بتائے جائیں ۔ یہی حالات کل خدانخواستہ کہوٹہ کے پلانٹ پر بھی ہو سکتا ہے ۔ یہی حالات کل پاکستان میں کسی جگہ پر ہو سکتے ہیں کہ ان کی نظر میں وہاں کسی دہشت گرد نے پناہ لی ہو۔

ہم ہمیشہ آلہ کار بنے ہیں ۔ پتہ نہیں ہمیں ہوا کیا ہے' یہاں پکڑتے ہیں پتہ نہیں اپنے نمبر بنانے کے لئے امریکہ کے حوالے کر دیتے ہیں۔ کیوں؟ کب تک یہ کرتے رہو گے ۔ اب کیا کہوں ۔ یہاں جو ان کا سفارت خانہ ہے اسلام آباد میں یہ سب سے بڑا دہشت گردی کا گڑھ ہے ۔ یہاں دہشت گردی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ وہاں کراچی میں کون دہشت گردی کرتا ہے یہ کر رہے ہیں۔ یہ خود کر رہے ہیں ' یہی اس میں ملوث ہیں۔ تو میری جناب والا! آپ سے پھر یہی گزارش ہے کہ آپ کے توسط سے ' وزیر خارجہ صاحب موجود ہیں' وزیرمملکت برائے امور خارجہ موجود ہیں ۔ میں یہ گزارش کر وں گا کہ خدا کے لئے صحیح situation ہمیں بتائی جائے۔ قوم کو اعتماد میں لیں۔ ملک کی سالمیت کو داؤ پہ نہ لگائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مسٹر شفقت محمود صاحب ۔

Mr. Shafqat Mehmood : Thank you Mr. Chairman. I would not want to take too much of your time sir. I just want to add to some of the questions asked by the honourable Leader of the Opposition. The first question has already been asked but I will just add to it slightly that Did the Government of Pakistan or any of its entities have prior knowledge and second part of it was any kind of consent given for this action.

یعنی کہ پہلے اطلاع تھی ؟ اور اگر تھی تو اس کو ہم نے اشیر باد دی یا نہیں دی؟ دوسرا جناب سوال یہ ہے کہ اگر اطلاع نہیں تھی تو جب صدر کلنٹن نے وزیر اعظم کو کال کیا اور اخبار میں آیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی تردید نہیں ہے اور جب بتایا گیا وزیر اعظم کو کہ جی یہ ہم

نے کر لیا ہے تو وزیر اعظم نے اس کے جواب میں ان کو کیا کہا ۔ کیا یہ کہا کہ ہم آپ کے اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہیں ۔ ہم آپ کے اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہیں۔یا یہ کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا۔ تو ہمیں بتایا جائے کہ جب وہ اطلاع دی گئی کیونکہ اس کے بارے میں کوئی تردید نہیں، اطلاع تو دی گئی، تو جب اطلاع دی گئی تو وزیر اعظم کا exact response کیا تھا۔

تیسرا اگر تحقیقات کے بارے میں وزیر خارجہ نے کہا ، اگر تحقیقات کے بعد یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ پاکستان کی airspace یا پاکستان کی زمین یا پاکستان کی سمندری حدود کو استعمال کیا گیا ہے تو حکومت پاکستان اس کے بارے میں کیا کارروائی کرنے کا اراد رکھتی ہے۔نمبر۴۔ پاکستان ان تین ممالک میں سے ہے جنہوں نے حکومت افغانستان کو تسلیم کیا ہے۔ کیا حکومت پاکستان نے حکومت افغانستان کو اس واقعے کے بعد کوئی پیغام بھیجا ہے اور اس پیغام میں کیا انہوں نے امریکی اقدام کی مذمت کی ہے اور کیا اس پیغام میں انہوں نے حکومت افغانستان کے ساتھ solidarity کا اظہار کیا ہے ۔اس کے بارے میں بتایا جائے کہ یہ پیغام بھیجا گیا ہے یا نہیں ۔ اسی طرح کیا حکومت پاکستان نے آج صبح حکومت سوڈان کو کوئی پیغام بھیجا ہے ۔جس میں یہ کہا ہے کہ ہم امریکی اقدام کی مذمت کرتے ہیں اور ساتھ یہ کہا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ solidarity کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر ایسے پیغامات نہیں بھیجے گئے تو کیوں نہیں بھیجے گئے کیونکہ یہ ایک سفارتی طریقہ کار ہے ۔جب اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں تو یہ چیزیں کی جاتی ہیں تو اس کے بارے میں بتایا جائے ۔ اگر پیغام بھیجے ہیں تو ان پیغامات میں کیا کہا ہے اور اگر نہیں بھیجے تو کیوں نہیں بھیجے ۔

آخری سوال یہ ہے کہ پاکستان او آئی سی کا ایک بہت اہم رکن ہے۔ کیا حکومت پاکستان کا یہ ارادہ ہے کہ وہ اسلامک کانفرنس کی میٹنگ طلب کریں گے یا اس میں حصہ لیں گے تاکہ دو اسلامی ممالک پر جو یہ حملہ ہوا ہے اس کے بارے میں اسلامی امہ کا ایک متفقہ ردعمل ظاہر ہو ۔ تو اس کے بارے میں بتایا جائے کہ کیا حکومت پاکستان کا کوئی ایسا ارادہ ہے کہ اسلامی کانفرنس کی میٹنگ کو بلایا جائے یا ایمرجنسی میٹنگ فارن منسٹرز کی بلائی جائے تاکہ اس واقعے کا نوٹس لیا جائے ۔ بہت مہربانی ۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani : Mr. Chairman, I am grateful. Mr. Chairamn, at the outset let me state that the Opposition was appalled in the earlier proceedings when it was once again abundantly made clear by this regime that it has no respect whatsoever for Parliament and in particular, the Senate of Pakistan when till the fag -end of the session neither of the two concerned Ministers, dealing with foreign affairs were present in the House and that it was only due to the pressure exerted by the Opposition by walking out that the Foreign Minister was forced, indeed compelled to make his presence in this House. What any responsive democratic government would have done was that thefirst speech or the first matter to be taken up after ' the Tilawat' should have been a statement made by not the Foreign Minister, but by the Prime Minister in the Senate of Pakistan, laying absolutely clear his Government's policy on the attacks that have been carried out against Sudan and Afghanistan by the United States of America.

But in response, what do we have Sir? In response we have a statement made by the Foreign Minister, a statement indeed read out by the Foreign Minister. And that statement could have been issued from the Foreign Office as well because it did not reflect the sentiments about the questions that were asked in this House by the honourable members of the Senate. But it was a statement that was prepared by the bureaucracy reflecting the standard prescribed response that comes.

But, one would have expected Sir that at a time when Pakistan's national security was at such grave risk, when there were questions being frequently

asked as to whether the territorial integrity, the waters, the airspace of Pakistan was used or not, at that time, a more forthright statement, a more clear cut statement should have come from the Foreign Office. A statement condemning categorically the acts of terrorism committed should have been made by the Government of Pakistan.

But Sir, what do we have here: the strongest word used by the honourable Foreign Minister in his statement is 'indignation - the Government of Pakistan shows indignation'. And Mr. Chairman, what is the meaning of 'indignation'? I have, here, the Oxford Dictionary. And what does 'indignation' say: anger, excited by suppressed meanness, injustice, wickedness. This is the response of the Government of Pakistan? This is the statement that they make in the Senate of Pakistan on such a vital question? The strongest word that this statement could find in the Oxford Dictionary, was 'indignation'? What do they mean? Do they think that the people of Pakistan are illiterate? Do they think that the people of Pakistan have no sense? And that they can hoodwink the people of Pakistan?

And then Sir, the honourable Foreign Minister has confined himself to just Afghanistan? Are we not even sure whether his reference was to Afghanistan or to Sudan? Because in his statement - and if you play the tape, he has used the word 'country' - he has not used the word 'countries'. So he has only condemned the act and that too, if it could be called 'indignation', could be called an act of condemnation - of only one country. And that too leaving it to the figment of the imagination as to whether that country be Afghanistan or that country be Sudan.

Mr. Chairman Sir, apart from the questions that have been asked,

another very pertinent factor has to be taken into consideration, that why is it that eversince this regime has come into office, Pakistan's sovereignty is under strains at the drop of a hat? Be it the case of Amil Kansi, Pakistan's sovereignty comes under strains, be it the case of the statement of the Indian Defence Minister that there should be a consideration between India and Pakistan in Bangladesh, Pakistan's sovereignty comes under strain, be it the Prime Minister of Pakistan who calls for the unilateral withdrawal of forces from Kashmir, Pakistan's sovereignty comes under strain, be it the question of LOC where repeated violences are taking place and the Government of Pakistan and the Foreign Office remain mute over that fact. Is it not a matter of shame that today such a long time has passed and on three occasions it has been said that the Prime Minister is going to visit the LOC but on each occasion his visit has been postponed. And is it not also a matter of coincidence that he was supposed to visit the Line of Control yesterday but then again his visit was put off. For what reasons? Was he trying to establish contact with the supra-Foreign Minister who is sitting in Washington and find out what is going to happen in the later hours of yesterday. Mr. Chairman, sir, these are the questions; so searching questions. Today the entire Pakistani nation is in a state of hysteria and let me set the record straight. Yesterday also there was no remourse or sorrowness over the fact that why America has ordered the evacuation of its diplomats within the period of 24 hours. There was indignation, there was concern over the fact that the Government of Pakistan has failed to provide security and security; not only to its own citizens but to foreign diplomats and they alongwith others are being forced to leave the country.

In conclusion sir, I would just make this humble submission that we the

Opposition consider the statement made by the honourable Foreign Minister as being inadequate, we the Opposition consider the statement made by the Foreign Minister as an insult to the intelligence of the people of Pakistan. We the Opposition feel that the statement made by the Foreign Minister is a white-wash and in derogation to the Senate of Pakistan and, therefore, we the Opposition in the Senate on this ground that the statement made by the Foreign Minister is inadequate, amounts to insulting the Senate of Pakistan, walk out of the House. Thank you.

(At this stage the Opposition walked out of the House)

Mr. Presiding Officer: The Foreign Minister now....

Mr. Taj Haider: Point of order.

Mr. Presiding Officer: Yes, please on a point of order.

Mr. Taj Haider: Sir, in an apologetic and hypocratic manner I wish to point out that the House is not in quorum.

(At this stage the Quorum was pointed out)

Mr. Presiding Officer: Let there be a count.

(The count took place)

Mr. Presiding Officer: The House is not in quorum, let the bells be rung.

(At this stage the bells were ring)

Mr. Presiding Officer: Now the House is in quorum. The Foreign Minister. Yes, please.

چوہدری اعتزاز احسن : جناب چیئرمین! میں اس معاملے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ ہم اپوزیشن والے بنیادی طور پر اس معاملے کے حق میں نہیں تھے اور ہماری رائے مجموعی طور پر یہ تھی کہ ہم ہاؤس میں واپس نہیں آئیں گے ۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وزیر خارجہ صاحب کا جو بیان تھا وہ ایسا بیان تھا جو کسی وزیر خارجہ یا وزراء کو زیب نہیں دیتا کہ اتنے بڑے واقعہ پر ایسی ایک چھوٹی سی بات کرکے چلے جائیں۔ اس بیان کی تشنگی جو اس میں واضح اور مضمر ہے، اس کے باوجود ہم واپس آئے ہیں۔ اس لئے آئے ہیں کہ جناب لیڈر آف دی ہاؤس راجہ ظفر الحق کا ہم احترام کرتے ہیں۔ آج ہم نے جو یہ اقدام کیا ہے وہ صرف اور صرف اس لئے کہ راجہ ظفر الحق صاحب کی جھولی میں ہم نے یہ اپنا معاملہ ڈال دیا ہے ۔ ہمیں اس معاملے پر سیاسی فائدہ تو مل سکتا ہے کہ وزیر خارجہ آج اپنی وضاحتیں نہ دے سکیں لیکن اس معاملے کو بھی ہم نے درگزر کیا ہے، نظر انداز کیا ہے۔ ہم نے اپنے سیاسی مفاد کو بھی نظر انداز کیا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ صبح جب تاخیر ہوتی رہی کیونکہ وزیر خارجہ صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ ۱۰ بجے تک تشریف لے آئیں گے لیکن ۱۲ بجے تک ہم نے کوئی کورم پوائنٹ آوٹ نہیں کیا۔ صرف اس لئے کہ وزیر خارجہ یہاں تشریف لا سکیں۔ تشریف لاکر حکومت کی جانب سے وضاحتیں دے سکیں اور ایک بیان سیرحاصل قسم کا دیں۔ اس کے بعد بحث کی ضرورت نہ رہے۔ رولز یہ provide کرتے ہیں۔ رولز میں اس کا ایک حوالہ ہے کہ جب کوئی وزیر بیان دے تو یہ سمجھا جاتا ہے، تصور کیا جاتا ہے، توقع کی جاتی ہے کہ وہ اتنا سیر حاصل ہوگا، اس میں اتنی جامع وضاحتیں ہوں گی کہ اس کے بعد بحث کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن بدقسمتی سے یہ بیان تھا کہ جی حملہ ہوا، امریکیوں نے کیا ہے ، افغانستان پر کیا ہے۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے کہ ہمارے ملک سے گزر کر گئے ہیں یا نہیں گئے ہیں۔ یہ ایسا بیان تھا جس پر سب کو دکھ ہوا، سب کو افسوس ہوا۔ کیونکہ اگر فارن آفس نے یہ تیار کیا ہے تو وزیر خارجہ جاکر ان سے بھی پوچھیں گے کہ بھئی یہ میرے ہاتھ میں آپ نے کیا پکڑا دیا ہے۔ ہم چھٹی جماعت کے بچے نہیں ہیں۔ جن کو آپ آکر بلیک بورڈ پر جو سبق دیں گے جو لکھیں گے وہ ہم رٹنا شروع کر دیں گے۔ یہ ایوان اقتدار اعلیٰ کا مظہر ہے۔ اس میں ہمارے آج کے اس احتجاج پر آپ نے دیکھا کہ گھنٹیاں دس منٹ تک بجتی رہیں۔ بارہ منٹ بجی ہیں ہم نے اعتراض نہیں کیا اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نمبر۔ 1 ہم صرف راجہ صاحب کی goodwill کی خاطر آئے ہیں۔ ہم یہ کسی وقت یقیناً یہ قرض ان سے واپس وصول کرتے رہیں گے سود کے ساتھ نمبر ۲۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : سود کے ساتھ یا منافع کے ساتھ۔

چوہدری اعتزاز احسن : منافع کے ساتھ ' منافع کہہ دیجئے ' ویسے چلتا ہے ' یہ ایک منافقت ہر جگہ چل رہی ہے کہ سود حرام بھی ہے اور چلتا بھی ہے۔ چھپا ہوا بھی ہے اور کھاتے بھی ہیں۔ لیتے بھی ہیں باہر کی دنیا کو دیتے بھی ہیں سود کے بار کے نیچے پھنسے ہوئے ہیں لیکن اس لفظ سے ہمیں ایک خاص کراہت ہے۔ بہرحال میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج اپوزیشن نے جو کردار ادا کیا ہے میں پھر آپ سے گزارش کروں گا کیونکہ کل جناب چیئرمین! یہ ٹیلی ویژن کے کیمرے ساری سیاہی ہمارے چہروں پر مل دیں گے۔ ہم آئے ہیں راجہ صاحب آپ کے کہنے پر۔ لیکن اگر یہ ٹیلی ویژن کیمروں نے کوئی وضاحت' کوئی بات وزیر خارجہ کا ایک لفظ بھی دکھایا اور ایک لفظ بھی ہمارا پورا موقف نہ دکھایا' سب کی تقریریں پوری نہ دکھائیں تو یہ زیادتی ہوگی۔ یہ ظلم ہوگا۔ ہم اس پر احتجاج کریں گے۔ آپ راجہ صاحب حکم دیں گے کہ وہ ویسے رپورٹنگ بے شک کریں۔ ٹیلیویژن والے ویسے رپورٹنگ بے شک کریں جیسے وہ کرتے ہیں لیکن وزیر خارجہ کی تقریر نہیں دکھائیں گے۔ یا پھر ہم سب کی بھی دکھائیں کیمرہ سارا وقت لگا رہا ہے۔ سب کی ساری کی ساری تقریر دکھائیں گے آج کی ہماری یہ شرط ہے ہماری یہ گزارش ہے۔ اگر ہمیں assurance نہیں دی جاتی' ہم اس وقت پھر باہر جا رہے ہیں اور کورم کا ہم احتجاج کر رہے ہیں۔ ہم ان کو سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق : جناب چیئرمین! میں شکر گزار ہوں ساری اپوزیشن کا کہ وہ واک آؤٹ کرنے کے باوجود میری گزارش پر واپس تشریف لائے ہیں اور اس میں اجمل خٹک صاحب اور باقی حضرات نے بہت ہی بڑائی کا اظہار فرمایا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ بہت سنگین ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کوئی دو گھنٹے اور تین گھنٹے کی بحث کے بعد سارے معاملات سامنے آجائیں۔ کل رات کو ہی یہ معاملہ ہوا ہے اور اس میں کئی سوال بھی اٹھتے ہیں کئی پہلو ہیں اس بات کے اور انفارمیشن جوں جوں وقت گزرتا جائے گا مزید ملتی بھی جائے گی ' لوکل ذرائع سے بھی باہر کے ذرائع سے بھی تو اگر اپوزیشن کی یہ خواہش ہے جیسے انہوں نے اظہار بھی فرمایا ہے کہ اس کو جاری رکھا جائے تو سوموار کو باوجود پرائیویٹ ممبر ڈے ہونے کے یا منگل کو ہی رکھ لیتے ہیں۔ منگل کو بھی یہ معاملہ جاری رہے گا۔ اب میں گزارش کروں گا وزیرخارجہ صاحب سے

کہ وہ مختصراً کیونکہ ایک بجکر بیس منٹ ہونے کو ہیں۔ جمعے کی نماز میں وقت بھی بہت تھوڑا رہ گیا ہے اس لحاظ سے وہ آج مختصراً اپنی کچھ جو خاص باتیں ہیں وہ پانچ منٹ میں کر دیں۔ اس کے بعد منگل کے دن باقی بحث ہو جائے گی۔ اس میں وہ بھی شریک ہوسکیں گے اور یہ بھی شریک ہوسکیں گے۔ جہاں تک ٹیلی ویژن کی coverage کا تعلق ہے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ بیلنس ہونی چاہیئے اور ٹیلی ویژن سے یہ شکایت ہاؤس کے اندر نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ فقرے صرف وہی چنے جو اپنے مطلب کے ہوں بلکہ وہ ایک متوازن جیسے ایڈیٹوریل ہوتی ہے ایمانداری کو سامنے رکھ کر ہونی چاہیئے۔ آج بھی میں توقع رکھتا ہوں کہ اسی طریقے سے ہوگا اگر ان کی تقریر دکھائیں گے پھر ان کی تقریر بھی دکھائیں۔ اگر ان کی تقریر نہیں دکھائیں گے اور ان کے فقرے دکھائیں گے تو ان کے فقرے بھی دکھائیں گے کیونکہ ایسا ممکن شاید نہ ہو کہ سارا خبرنامہ ایوان کی کارروائی پر مشتمل ہو، تو پھر بھی وقت پورا نہ ہو۔ اس میں ایسا توازن رکھیں کہ وہ شکایت پیدا نہ ہو۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی فارن منسٹر

Mr. Sartaj Aziz : Mr. Chairman, the issues raised go beyond the issue we are discussing today. So I hope when we discuss next, those issues can be covered. I like to devote myself only to the specific questions which have been raised.

The first question, of course is the delay in my coming here. I would like to assure the House that we have the highest respect and regards for Parliament and particularly the Senate. I have already informed the Senate Chairman and the Leader of the Opposition that the Prime Minister has called a meeting at 10.0 o clock to discuss the subject and it will probably be after 11 o' clock I will come and I hope I will be able to make a statement . After that the meeting finished at 11.30 and I was here at 1140. So, there was no intention and the insinuation, that is, only the pressure of the opposition and the walk out which forced me to come

here, was not correct. I had already indicated that I will be coming here as soon as possible to make a statement on the subject.

The second important question is, did we or did we not have the advance informations. I want to give categorical assurance to this House that we did not have any advance information about this matter and the strikes. Second the violation of our air space, we were aware that there were ships in the Gulf area beyond 200 miles territorial limits which is not our space, which have been in movement in the last months actually and these ships could have been used to fire these missiles. By which route they went and how they went our censors, which are relatively, limited in those areas because we are focussed more on the other side, have not detected a particular violation but we are investigating and whatever action is appropriate, if violation is detected, we will take that.

The third question dealing with the visit of the Chief Minister Punjab. I would like to clarify that he went there to attend some Pakistan Day function which various Pakistani groups have organized there. He had no brief to discuss any foreign policy issue with any US official. The press reports are totally speculative and this insinuation that he had gone to do some serious discussions there, is totally invalid. Then the other issue whether the President Clinton talked to the Prime Minsiter and whether he thanked him is also a speculative report. The Prime Minister has not talked to President Clinton and we are not aware of any message of thanks that he has given , probably there may be something earlier in context of that hostage of the person who was arrested and handed over but nothing in the last few days.

The other question that we did not mention Sudan and only mentioned Afghanistan . I think Senator Raza Rabbani did not hear me. The word countries

is mentioned at least twice and the word Sudan is specifically mentioned in my statement and there is no question of not. In fact it is ironical that the whole issue is being sort of tone out of context because I have used the word integrity of these islamic countries cannot but the matter of grave concern and later on I say that Pakistan takes a serious view of the unilateral action of the US involving the use of force against soverign countries in violation of their sovereign right. In the beginning I have said strikes against Afghanistan and Sudan. So, I think this was mis-understanding on their part and we have mentioned both the countires. I think the present situation does call for the serious discussion and debate as the members of the House have pointed out. It has many ramifications . We are looking at all the factors , the things happened only a few hours ago. So whatever action is necessary, we will take.

I can only assure the House that we are determined to protect the territorial integrity and supreme national interest of Pakistan under all circumstances, I hope much more effectively then those who are now shedding crocodile tears on the issue. Thank you.

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for Monday to meet at 5.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet on Monday, the24th August,1998,at 5.00 pm].